ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ہی احسن

حصہ اول

عریضۂ خاور

الموسوم بہ

معروضات مستنیر

بجواب

ارشادات منیر

مؤلفہ
میرزا احمد سلطان گورگانی مصطفوی چشتی ابن میرزا احمد مظفر بخت
بہادر ابن میرزا محمد شاہرخ بہادر ابن حضرت ابوظفر سراج الدین
بہادر شاہ بادشاہ غازی نوراللہ مرقدہ

در مطبع اصلاح مقام کھجوہ ضلع سارن طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ و علی سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین

اما بعد یہ عریضۂ خاور ہے جو بجواب عم معظم مکرم حافظ مرزا محمد منیر الدین صاحب ایدہ اللہ لکھا گیا۔ غرض اسکی محض حفاظت اسلام ہے اور احقاق حق۔ خدا کرے کہ باعث ہدایت خلق ہو واللہ علی کل شیٔ قدیر۔

عالیجناب عمو صاحب فیض رسان حافظ میرزا محمد منیر الدین صاحب قبلہ مدظلہ

آداب نیاز۔ جناب کی بزرگی تو ہمین پہلے ہی سے تسلیم کیے ہوئے ہین صرف اظہار رشتہ کی کسر تھی تو وہ بھی نوازش نامہ زیر جواب سے حل ہو گئی۔ الحمد للہ۔ آیندہ اسکا التزام رہیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ مجموعۂ سخن شاہزادگان دہلی اگر شائع ہو جاتا بہتر تھا لیکن فی الواقع دقت سے خالی نہین۔ جانے دیجیے۔ مذہبی مضمون کے باب مین جو جو ارشادات فرمائے ہین اُن کے جوابات معروضات مستنیر کی سرخی سے پیش کیے جاتے ہین لیکن افسوس کہ جناب نے بغیر نقل سوال جوابات تحریر فرمائے ہین جس کے لطف حقیقی سے محروم رہ گیا نہین معلوم ہو سکتا کہ مین نے کیا عرض کیا تھا جس کا یہ جواب عنایت ہوا ہے اگر عریضۂ مستنیر کے جواب سے بھی سلسلہ قائم فرمایا جائے تو احسان و کرم ہے۔

ارشاد منیر اسلام پر دو بڑے سخت حملے ہین - مگر خدا کے فضل سے اسلام
نابود نہین ہو سکتا - آپکو کس نے مجبور کیا کہ اعتراضات مخالفین کے جوابات
دیجیے - جواب نہ دینے مین کیا نقصان ہے دینے مین کیا فائدہ سیکڑون کتابین
رد و تردید مین لکھی گئین کچھ نتیجہ نہ نکلا - اب آپکا عزم کیا امور مابہ النزاع کا تصفیہ
کر دیگا اگر نہ کریگا تو دماغ بیہودہ وہ بخت خیال باطل کسبت کا نتیجہ برآمد ہوگا -

مشفقم و مخدومنا یہہ معترضین علی الاسلام کا رد ہر مسلمان پر واجب ہی اور
تہمت نسبت اسلام جواب دینے پر ہر کلمہ گو مجبور ہے اور جوابات دینے نہ
دینے کا نقصان و فائدہ سیکڑون کتب رد و تردید کا نتیجہ نہ نکلنا اسکی نسبت
یہہ عرض ہے کہ ہر زمانہ مین کسی قوم کے چھوٹے بڑے عالم جاہل نے ملکر
مخالف مذہب کی بطور مناظرہ تردید نہین کی فرداً فرداً کی ہے ویسا ہی اسکا
نتیجہ بھی فرداً فرداً برآمد ہوا ہے لیکن جناب کا منشا رد و تردید مخالفین سے یہ
پایا جاتا ہے کہ جب کسی شخص واحد کا رد کیا جائے تو اُس مخالف کے جملہ
اہم عقائد و اہم مذہب کی اصلاح ہو جانی چاہیے اور اُن سب کو ترک مذہب
کرکے اُس ناصح کے مذہب کو قبول کر لینا ضروری ہے ورنہ رد و تردید کا نتیجہ
جناب والا کے نزدیک نہ نکلے گا تو ایسا نتیجہ تو پیغمبران اولوالعزم اور مرسلان
شرائع کے نصائح سے بھی نہین نکلا بلکہ اکثر مواقع پر بجائے اثر نیک کے یہ
نتیجہ برآمد ہوا کہ پیغمبرون کے معجزات کے مشاہدات کر کرکے لوگ انکو مجنون
و ساحر بتانے لگے اور ہمارے پیغمبر خدا سے ذکر معراج سُنکر بعض صحابہ مرتد ہوگئے
جیسا کہ تاریخ کامل ابن اثیر جزری مین ہے وارتد الناس من امن
بہ وصدق یعنے جن سابقین اولین نے رسالت کی تصدیق کی تھی اور
ایمان لائے تھے وہ مرتد ہوگئے اور ایسے ہی کئی واقعات مدینہ کے ہین
جن کا پتہ ان آیات سے لگتا ہے ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنو
ثم کفروا (پارہ ۵) اور یا ایہا الرسول لا یحزنک الذی یسارعون

فی الکفر من الذین قالوا امنا بافواھھم ولم تؤمن قلوبہم (پارۂ ۶)
اور یاایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ وغیرہ
ہاں بعض پر نصائح مرسلین کا اثر ہوتا تھا ویسا ہی رد وتردید مخالفین کا
اثر اب بھی ہوتا رہتا ہی کہ اُن سے بعض نفوس راہ پر آجاتے ہین پس رد مخالفین
کا اثر اب بھی ہوتا رہتا ہی کہ اُن سے بعض نفوس راہ پر آجاتے ہین پس
رد مخالفین کا یہہ ہی نتیجہ ہے۔
اور جملہ ادیان وملل کا ایک ہوجانا یا مذہبی اُمور ما بہ النزاع کا تصفیہ تو یہ
مشیت خدا کے خلاف ہے جیسا کہ قرآن مین ہے ولوشاء لجعلکم امۃ
واحدہ یعنے خدا چاہتا تو سب کو ملت واحد پر کردیتا۔ اور فرداً فرداً شخصی تصفیہ
رد وتردید سے ظاہر وباطن ہوتا رہتا ہے جس کے لیے علماء ومحبان اسلام
جانین مار مار کر قلم فرسائی کرتے رہتے ہین پس ایسے نیک کام کی نسبت دماغ
بیہودہ بحث وخیال باطل لست جیسے مکروہ الفاظ مناسب نہین۔ ہان جن کو
محبت اسلام نہین وہ ان نزاعون کو فضول بکواس سمجھتے ہین جناب والا کو
ایسے مکروہ الفاظ سے پرہیز چاہیے۔
ارشاد منیر دونون حملون کی آپنے یہ صراحت کی ہے کہ ایک حملہ عیسائیونکا
قرآن شریف کی تحریف کے متعلق ہے دوسرا فرقہ شیعہ کا خلفا کے متعلق
مین یہ کہتا ہون کہ پہلے کو اسلام سے تعلق ہے۔ دوسرا حملہ شخصی ہے اسلام سے
تعلق نہین ہے انتہی بلفظہ۔
معروضہ مستنیر من حیث المجموع دونون حملے اسلام پر ہین کیونکہ بانی اسلام
نے فرمایا ہے اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر یعنے اقتدا کرو
اُنکا جو میرے بعد ابوبکر وعمر ہین اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ
الخفا مقصد اول کے صفحہ ۱ مین لکھا ہے (تا آنکہ بعلم الیقین دانستہ شد کہ
اثبات خلافت ایشان بجزو لاگواران اصلی است از اصول دین تا دقتیکہ این اصل را

محکم نہ گیرند ہیچ مسئلہ از مسائل شریعت محکم نشود زیرا کہ اکثر احکامے کہ در قرآن عظیم مذکور شدہ مجمل است بدون تفسیر سلف صالح بحل آن نتوان رسید انتہی بلفظہ لیجیے یک نشد دو بلکہ سہ شد جناب تو صحابہ خلفا کو غیر اسلام اور شخصی فرماتے ہین اور محدث ممدوح انکی خلافتون کو اصول دین اسلام فرماتے ہین اور سلف صالح بھی صرف ذات شیخین کو بتاتے ہین اور انکی خلافت کو خلافت نبوت مان لینے کی یہ تیری ظاہر فرماتے ہین کہ اگر نہ مانون تو مسائل شریعت مستحکم نہین ہوتے اور قرآن بھی بیکار ہو جاتا ہے جسکے حملہ کو آپ بھی حملہ اسلام مانے ہوئے ہین تو اب فرمائیے کہ یہ دونو حملے اسلام پر ہین یا ایک حملہ۔ چونکہ جناب والا مذہب شیخین رکھتے ہین اس لیے خلفا کے حملہ کو غیر اسلام فرمانا درست نہین۔

ارشاد منیر آپنے لکھا ہے دونون کی تردید ہونی چاہیے۔ مین آپ سے موافق ہون بیشک ہونی چاہیے اور یقین ہے کہ آپ کی مزید کوشش سے تمام دنیا مین ایک مذہب ایک خیال ہو جائے گا جہانتک جلدی ممکن ہو کیجیے انتہی بلفظہ

معروضہ مستنیر خدا کرے کہ جناب والا مجھ سے موافق ہو جائین تو مین شکر خدا بجالاؤن اور اپنے سچے معین کے بل پر اب سے بہت زیادہ خدمت اسلامی کرون اور تمام دنیا کے ہم خیال ہونیکی نسبت تو مین آیہ ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ پیش کر چکا ہون۔

ارشاد منیر اپنے لکھا ہے کہ اسناد جمع کیے مگر تحریفات قرآن کی تردید مین ناکامی ہوئی (مگر) حرف استثنا ہی ثابت ہے۔ بمقابلہ شیعہ آپ کو کامیابی ہوئی اور آگے چلکر اس مین بھی ڈانوان ڈول پائے گئے یہ استثنا سراسر لغزش ٹھہرا۔ خطوط مین ایسی لغزشین تو تالیف و تصنیف مین کیا ہوتا ہوگا کوئی مقوی دماغ دوا استعمال کرین انتہی بلفظہ۔

معروضہ مستنیر طعن و تضعیف اور نقص و تحریف کے اسناد جمع کرنا جھوٹ نہین اگر ارشاد ہوگا تو ملاحظہ مین پیش کیے جائینگے اور یہ جو ارشاد ہوا ہو

(مگر) حرف استثنا ہے ثابت ہی تو اس ثابت کو مین نہین سمجھا اگر اس سے یہہ
مراد ہے کہ تحریف ثابت ہے تو میرے موافق ہے اور اگر اس ثابت سے
یہ مراد ہے کہ عدم تحریف ثابت ہے تو قرآن مجید کلام الٰہی ثابت نہین ہوتا
کیونکہ اسکے قبل کے کلام الٰہی توریت وانجیل ممکن التحریف تھے جنمین باوجود
ہزاران محافظان معصوم کے امت نے تحریف کر دی دوم قرآن اپنی تحریف
پر خود ناطق ہے جیساکہ معروضات نمبر ۷ - ۸ - ۹ سے واضح ہوگا اسلئے یہ
ثابت بہ کثرت علما معتبر کے خلاف ہے۔
اب رہا یہ امر کہ بمقابلہ شیعہ کامیابی ہوئی اور آگے چلکر اس مین کچھ انوان
ڈول پائے گئے تو اسکی نسبت یہہ عرض ہے کہ اس ہی ڈانوان ڈول حالت
کی تبدیلی اور رفع خلجان کے خیال سے جناب والا سے جنگ نامہ سمجھا یہ کے
اسناد طلب کیے تھے لیکن جناب کے بخل شدید نے مجھے اس سے محروم رکھا
یا جناب والا بھی علما اہل سنت کی طرح اُن سے محروم ہین یا کذب الناس
واقدی اور محمد بن اسحاق دجال جیسے لوگون کی سندون سے جنگنامہ لکھا گیا ہے
پس بلحاظ شرم جناب والا واقف کارون سے اُسے چھپاتے ہین۔
ارشاد منیر پہلے خط مین کسی اور کے نام سے میرا مسادس طلب کیا تھا
اب اپنا نام ظاہر کیا معلوم نہین کہ وہ سچ تھا یا یہہ سچ ہے بہرحال یک بات
ضرور غلط ہے انتھٰی بلفظہ۔
معروضہ مستنیر جناب والا کو شاید معلوم نہین کہ کذب بیان خلاف واقع
کا نام نہین ہے علما اہل سنت نے اس بیان مطابق واقعہ کو بھی کذب
فرمایا ہے کہ جس سے خلق مین فساد پھیلے اور صاحب فتح القدیر نے مسائرہ
مین لکھا ہے کہ کذب قبیح بنفسہٖ نہین اسی سبب سے امکان کذب کا جواز
خدائے تعالےٰ کی نسبت بھی تجویز کیا ہے اور ہمارے زمانہ مین ایسے کذب
کو پولیٹیکل چال کہتے ہین اور یہہ بالکل حلال و خیر نا دہے ہے چنانچہ حضرت

ـ۹۱ صفحے میں دیکھو ١١

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ازالۃ الخفا مقصد اول کے صفحہ ۲۲۸ مین ہی۔

اگر عمر نے اپنے زمانہ موت مین یہ نہ کہا ہوتا کہ رسول خدا نے ابوبکر کو خلیفہ (نہین) بنایا ہی تو کسیکو نہ معلوم ہوتا لیکن جب عمر نے اپنے زمانہ وفات مین یہ کہا کہ اگر ہم کسیکو خلیفہ بنائین تو اُسنے بھی خلیفہ بنایا ہی جو ہم سے بہتر تھا (یعنی ابابکر) اور جو نہ بنائین تو اُسنے بھی خلیفہ نہین بنایا جو ہم سے بہتر تھا یعنے رسول خدا پس صحابہ نے جان لیا کہ ان دونون مین سے کسی کو رسول خدا نے خلیفہ نہین بنایا انتہی محصلاً۔

فلولا مقالۃ قالہا عمر عند وفاتہ لم یشک المسلمون ان رسول اللہ صلعم قد استخلف ابابکر ولکنہ قال عند وفاتہ ان استخلف فقد استخلف من ھو خیر منی فعرف الناس ان رسول اللہ صلعم لم یستخلف احدا۔

اس سند سے معلوم ہوا کہ شیخین اور اُن کے دوستون نے عام لوگون مین یہ مشہور کر رکھا تھا کہ رسول خدا نے ہم دونون کو اپنا جانشین بنایا ہے چند برس کے بعد جب خلافت کی جڑ مضبوط اور دشمنان پیغمبر قوی ہوئے تو سب کو عام طور پر معلوم ہوگیا کہ یہ جھوٹی کارروائی تھی پس متبعان شیخین کو کسی جھوٹ پر اعتراض کا حق نہین۔

شاہ صاحب کی یہ عبارت آب زر سے لکھکر یاد رکھنے کے قابل ہے کیونکہ اس سے پولٹیکل جھوٹ کا جواز ثابت ہوتا ہے الغرض جناب نے دونون مین سے ایک معروضہ پر بھی اپنا جنگ نامہ نہ دیا افسوس کہ رسول کے بعد سے ۱۳۱۳ہجری تک شیعہ اپنے مذہبی مضامین برا ہ تقیہ اپنے مذہبی مضامین چھپانے لگے۔ سچ ہے از ماست کہ بر ماست۔

ارشاد منیر عیسائیون کی تردید کی آپ کو ہمت نہ ہوئی بہت دور اندیشی

۱؎ امام شافعی نے فرمایا کہ واقدی نے بیس ہزار حدیثین رسول خدا پر بنالین (میزان ذہبی)

۲؎ امام مالک ابن اسحاق صاحب سیرۃ کو دجال فرمایا کرتے تھے (الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ)

سے کام لیا ورنہ عیسائیون کے مقابلہ مین جو لوگ کچھ لکھتے ہین اُن مین سے
بعض کے محبوس ہونے کا ذکر آپ نے بھی سنا ہوگا۔ اور جوابات لکھنے کے واسطے
لاکھون روپیہ کے کتب خانہ کی ضرورت ہے صرف ہلدی کی گرہ پر پنساری کی
دوکان ٹھیک نہین۔ کیا تمام دنیا کی کتابین آپ دیکھ چکے جو یہ لکھا کہ کسی کتاب
سے پتا نہین چلتا۔ آپ کے پاس ہونگی تو چند کتابین ہونگی اُن سے کام نہین
نکل سکتا اور بجز معاش کے سبب وسیع کتب خانہ ممکن نہین۔ ایسی صورت
مین یا کسی کتاب سے نقل مطالب کیجائے گی یا کسی سے سنا جائے گا تو وہ بقیہ
تحریر آئے گا انتہی بلفظہ۔

معروضہ منیر اگر مین اپنے عریضہ کی نقل رکھ چھوڑتا یا جناب والا اسکو
نقل فرماکر جواب دیتے تو مین ان مطاعن کا جواب کہتا یا جناب سے مکابرہ
مقصود ہوتا تو کچھ عرض کر دیتا لیکن ہان دنیا کی تمام کتب کی نسبت یہ عرض ہے
کہ ایسا مقدور تو دنیا کے کسی عالم متبحر کو میسر نہین ہوا اور نہ کسی قطع الارض
کے بادشاہ کو تاہم دنیا مین ردو تردید کا سلسلہ جاری ہے اور ہوتا [illegible]
رہتا ہوتا ہے۔ اب رہا میرا یہ کہنا کہ کسی کتاب سے پتا نہین چلتا تو یہہ فقرہ
بزبان علماء تجربہ ہے یا تتبع کتب معتبرہ کا وثوق جو اسے علاء کتب مذہبی
کی سیر شبا روزی سے میسر ہوا ہے۔ اب رہا نقل مطالب کسی کتاب سے نقل
کرنا تو نقل سے دنیا کی کوئی کتاب بلکہ کوئی تحریر خالی نہین خواہ وہ الہٰی ہو
یا سماوی اور جو کسی سے سنا مطلق بے اعتبار ہے تو ایسے خیال کا شخص انسانیت
سے نہین بلکہ حیوانیت سے بھی خارج ہے۔

ارشاد منیر دیکھیے صحاح ستہ کو فالنامہ بنا رکھا ہے قرآن شریف پر
قیاس تورات کا صحیح نہین اور نیز دوسرے قیاسات بھی صحیح نہین۔ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کئی صحابہ کو حفظ ہو گیا تھا۔ اللہ جل شانہ
فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنے قرآن شریف ہم نے

اُتارا اور ہم اُسکے محافظ ہین انتہی بلفظہ

معروضہ مستنیر خدائے تعالےٰ اہل ایران و توران وغیرہم تک درجات عالی کرے کہ اُنھون نے مصائب سفر اُٹھا اُٹھا کر اور قدم مارکے ہزارہا احادیث موطا مسندات سے انتخاب کرکرکے احادیث و سیر جمع و تالیف کین جو آج مسلمان قال اللہ و قال رسول و قال فلان ابن فلان کہ رہے ہین اور جو یہہ فاضل نہ ہوتے تو مسلمان درگور تو ہو ہی چکے تھے مسلمانی در کتاب بھی نہ رہتی اور قرآن شریعت پر توریت کا قیاس صحیح نہ ہونا بلکہ دوسرے قیاسات کا بھی صحیح نہ ہوتا جو ارشاد ہوا ہے تو جناب نے یہ دعوی بے دلیل لکھا ہے۔ ہم پوچھتے ہین کہ قرآن کیا توریت و انجیل کی طرح کلام الٰہی نہین پس جب اُن مین تحریف ہو گئی تو کیا اس مین تحریف ممکن نہین دوم یہہ قرآن و احادیث کے بھی خلاف ہے ملاحظہ فرمائیے تحریف قرآن کی پیشین گوئیان یریدون ان یبدلوا کلام اللہ یعنے وہ لوگ کلام الٰہی کے بدلنے کا ارادہ کرتے ہین اور اب احادیث طرف توجہ فرمائیے

تفسیر کشاف مین ہے آنحضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم بنی اسرائیل کے فرقون سے بہت مشابہ ہو بیشک تم اُن کے قدم بہ قدم چلوگے

انتم اشبہ الامم ببنی اسرائیل لترکبن طریقہم حذو النعل بالنعل والقذة بالقذة غیر لا ادری اتعبدا العجل ام لا۔

مگر مین یہ نہین جانتا کہ تم گوسالہ پرستی بھی کروگے یا نہین انتہے محصلاً

ترمذی جلد دوم مین عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے۔

آنحضرت نے فرمایا کہ میری اُمت پر وہی زمانہ آئیگا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا یہ بالکل اُن کے قدم بقدم چلینگے حتی کہ اگر کسی بنی اسرائیل نے

قال قال رسول اللہ صلعم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان منہم من اتی

اپنی ماں سے برا کام علانیہ کیا ہے	امه علانية لكان من امتي
تو میری اُمت میں بھی ایسا شخص ہوگا	من يصنع ذلك۔

جو یہ کام کرے انتہی محصلاً۔

مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب تغیر الناس صفحہ ۴۰۳ میں بحوالہ صحیحین ابی سعید

آنحضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا	قال رسول الله صلعم لتتبعن
بیشک تم اپنے اگلوں کے طریق پر	سنن من قبلكم شبرا بشبر
چلوگے بالشت ساتھ بالشت کے	وذراعا بذراع حتى لو دخلوا
ہاتھ ساتھ ہاتھ کے (یعنے بجمیع	جحر ضب لاتبعتموهم قيل
وجوہ موافقت کروگے) یہانتک	يا رسول الله اليهود والنصارى
کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ میں	قال فمن۔

گرے ہیں تو تم بھی جاؤگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اگلوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں آپنے فرمایا اور کون انتہی محصلاً۔

اب ان احادیث متواترہ کو قرآن سے تطبیق دیجیے دیکھیے سورۂ انشقاق میں ہے فلا اقسم بالشفق والليل وما وسق والقمر اذا اتسق لتركبن طبقا عن طبق۔ یعنے میں قسم کھاتا ہوں شفق شام کی اور رات کی جیسے جمع کیا اور چاند کی جب پورا ہوا البتہ تم چلوگے اگلے قدم بقدم انتہی محصلاً پس اب نتیجہ نکلا ہے کہ قرآن میں تحریف ہوئی یا نہیں اور اس مقام پر لطف خاص یہ بھی ہے کہ جامعان و کاتب قرآن قبل اظہار اسلام یہودی تھے اور بعد قبول اسلام حضرت فاروق اور حضرت عثمان کو یہودیت سے رغبت رہی چنانچہ زمانہ پیغمبر خدا میں حضرت فاروق کا یہ قصہ مندرجہ صحاح وغیرہ مشہور بین العلما ہے کہ ایک دن حضرت فاروق آنحضرت کے سنانے کے واسطے توریت لائے اور سنانے لگے آنحضرت کا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا حضرت ابوبکر

نے جتایا کہ اے عمر یہہ کیا حرکت ہے اُس موقع پر آنحضرت نے فرمایا۔

قسم جس کے قبضہ مین میری جان ہے اگر موسے ظاہر ہو جائین تو تم اُن کی پیروی کروگے اور مجھے چھوڑ دوگے پس تم گمراہ	والذی نفسی بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل۔

ہو جاؤگے انتہے مخصلاً۔ با وجود اس امتناع شدید کے حضرت فاروق کی رغبت توراۃ سے قطع نہین ہوئی چنانچہ اتقان سیوطی صفحہ ۱۵ مین ہے

زمانہ خلافت مین حضرت فارق توراۃ سننے یہود کے پاس جایا کرتے تھے۔	ان عمر یاتی الیہود فیسمع منہم التوراۃ۔

اسی طرح حضرت عثمان کو مذہب یہود سے رغبت تھی چنانچہ آپنے توریت کا ترجمہ زبان عربی مین کیا تھا اور اس ترجمہ کے کاتب د بیضر بھی زید بن ثابت تھے جو کاتب قرآن تھے۔

دوم نائلہ یہودن آپ کی زوجہ بلوہ عثمانی مین زندہ اور صاحب اولاد موجود تھی جس کی بطن کی اولاد سے آپ کی نسل دنیا مین پھیلی غالباً ان ہی وجوہ پر حضرت عائشہ نے اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا کہا ہو تو تعجب نہین اور اس خیال مصداق کے اور بھی بکثرت صحابہ تھے کیونکہ الناس علی دین ملوکہم چنانچہ ایسے لوگون کو حضرت ابن عباس توریت کی تحصیل ورغبت سے روکتے تھے اور فرماتے تھے کہ قرآن مین کیا کچھہ نہین جو تم لوگ توریت کی باتین سیکھتے ہو (بخاری) اور کعب احبار یہودی زمانہ فاروق مین ایسا عالم متبحر تھا کہ اُس سے بکثرت صحابہ علم دین سیکھتے تھے ان تطبیقات کے علاوہ حضرت موسے سے قرآن مین آنحضرت کو اور ہی تشبیہ دیگئی ہے اور آنحضرت نے اپنی اُمت دعوت کو یہود سے تشبیہ دی۔ ہے پس ان مجموعہ اسناد پر دعوے سے کہا جاتا ہے کہ

پڑھاتے رہو ہم ایک مشورہ کرنا چاہتے ہین اگر اُس رائے مین شریک ہو تو بہتر ورنہ کچھ حرج نہین پس زید نے اُس | فتراءه ان ساتيني ودوا فقعني تبعته وإلا لا يأتين عليها شيء فأبى زيد فخرج مغضبا۔

رائے سے انکار کیا اور عمر وہان سے غضبناک نکلے انتہی مجملاً۔

مقام غور ہے کہ جب حضرت فاروقؓ کاتب قرآن کی یہ صفت معلوم تھی کہ وہ کلام خدا مین زیادتی و نقصان کرتا ہے اور پھر اُسی کو اپنی زندگی تک عہدہ کتابت پر مامور رکھا اور پھر عثمان غنی نے بھی اُسی محرف قرآن کو کاتب قرآن بنایا اس سے ثابت ہو گیا کہ جامعان قرآن ہی محرف قرآن تھے ورنہ کاتب کی کیا مجال تھی کہ بادشاہ وقت کے خلاف کتابت قرآن کرتا جامعان قرآن قرآن سے ایسے نابلد تھے کہ جب جنگ یمامہ مین کئی سو حفاظ مارے جاچکے جس پر قرآن کے ضائع ہونے کا اندیشہ صرف حضرت فاروق کو ہوا اور جمع قرآن کے لئے کمیٹی ہوئی اور بعد کو تلاوش حضرت فاروق کی رائے پاس ہو گئی تو حضرت فاروق در مسجد پر جا بیٹھے اور آنے جانے سے پوچھ پوچھ کر آیات قرآنی جمع کرانے لگے **دوم** جو حفاظ جنگ یمامہ وغیرہ مین شہید ہو چکے تھے اُنکی یاد کی بعض آیات و سورہ اُنکے ہی ساتھ دفن ہو گئین **سوم** حفاظ مشہور کہ جن سے قرآن سیکھنے کا حکم پیغمبرؐ نے دیا تھا یعنے ابی بن کعب۔ عبد اللہ بن مسعود۔ معاذ بن جبل۔ سالم مولی حذیفہ ان مین سے کسی کو جمع قرآن مین شریک نہین کیا گیا اور نہ حضرت علیؑ کو اور نہ ان حضرات سے پوچھا نہ مشورہ کیا گیا **چہارم** ہر آیت کے پیش ہونے پر دو گواہ طلب کیے جاتے تھے ایک یا تنہا صحابی کی پیش کردہ آیت جمع قرآن نہ کیجاتی تھی پس اسی طریق پر قرآن تخمیناً چودہ سال تک جمع ہوتا رہا اور اُسی قرآن ناقص کی ہزاروں نقلین ہوتی رہین ابھی کامل نہ ہوا تھا کہ حضرت فاروق کا انتقال ہو گیا محققین کے نزدیک

اُن ناقص قرآنون کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی۔

پس خلافت عثمانی کے چند سال گذرنے پر کاتب قرآن زید بن ثابت کی تحریک کے سبب اُسی طرح اور ترکیب سے مکرر قرآن جمع ہونا شروع ہوا یعنے وہی ایک ایک سے پوچھ پوچھ کر اور اس دفعہ بھی وہی زید محرف قرآن کاتب قرآن بنائے گئے اور حفاظ صحابہ شریک جمع قرآن نہین کیے گئے بلکہ ایک ناواقف قرآن غیر قریشی کاتب قرآن کا مددگار بنایا گیا اگر حضرات شیخین پیغمبر خدا کے لکھوائے ہوئے قرآن یا حفاظ صحابہ کے کسی قرآن کی نقل کرا دیتے جو پیغمبر خدا کے زمانہ کے لکھے ہوئے تھے تو شبہ و احتمال کی گنجائش نہوتی یا حضرت عثمان ہی قرآن شیخین کے نقول کرا کے ممالک مین تقسیم کرا دیتے مگر ایسا نہین کیا گیا بلکہ کتب کثیرہ سے واضح ہوتا ہے کہ جو کسر بن شیخین سے رہ گئین تھین وہ انکو حضرت عثمان نے پورا کیا پھر اس غضب پر زیادہ یہہ اضافہ ہوا کہ جب حضرت عثمان لاکھون قرآن جلا کر چل بسے تو اُن کے بہنوئی مروان بن الحکم نے اپنے زمانہ امارت مدینہ خلافت معاویہ مین ام المومنین حفصہ کے انتقال کے بعد عبداللہ ابن عمر سے شیخین کا جمع کیا ہوا قرآن طلب کر کے پہلے اُسے پرزے پرزے کیا اور پھر اُسے جلا ڈالا ازالی داؤد۔ کنز العمال جز ا صفحہ ۲۷۹ در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۹۶)۔

یہہ یاد رہے کہ سلف صالحین مین سے حضرات شیخین محرق احادیث رسول اللہ تھے حضرت عثمان و مروان محرق کلام اللہ۔

اول صحابہ عموماً زشت خط تھے جس خط کی تقلید تبرکاً برسون ہوتی رہی (مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۳۰۹) دوم جنگہائے کثیرہ مین جو لوگ مارے گئے اُنہی یاد کا قرآن ہاتھ نہ آیا نہ اُنکا کہ جنھون نے ترک مدینہ کیا سوم بزمانہ عثمان جمع قرآن مین جو حروف سہو کتابت سے رہ گئے تھے بابت حضرت عثمان نے فرمایا تھا کہ عرب خود درست کرینگے اُنکی درستی کی کوئی تدبیر

کسی کتابت مین نہین چہارم جو قرآن سات حرفون پر نازل ہوا تھا جیسا کہ صحاح وغیرہ مین ہے اُسکو حضرت عثمان نے گھٹا کر ایک حرف پر کردیا جس کی شکایت قاتلان و بلوائیان عثمان نے یہ کی تھی تا لوا نقموا علیک انک جملت الحروف حرفا واحدا یعنے صحابہ نے کہا کہ ہم اس بات کا بدلا لیتے ہین کہ تو نے کئی حرفون کو گھٹا کر ایک حرف رہنے دیا (ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۲۴۱) پنجم بلا امتیاز تقدیم منسوخ و تاخیر ناسخ قرآن کو خلط ملط کردیا چنانچہ تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد ۴ صفحہ ۶۵ مین ہے

کہ عبداللہ بن زبیر کے سامنے عثمان کی یہ شکایت پیش کی جب لوگون نے عثمان کو خلیفہ بنایا تو اُنھون نے چراگاہون کو اپنے لیئے خاص کرلیا یعنے صرف خاص بنالیا اور اپنے رشتہ داردن کو حاکم بنایا اور درہ موقوف کرکے کوڑہ ایجاد کیا اور کتاب خدا کو پارہ پارہ کیا انتہی محصلاً۔

ثم ان الناس استخلفوا عثمان فحمى الاحماء واثر القربى واستعمل الفتى ورفع الدرة ووضع السوط ومزق الكتاب۔

ششم جمع قرآن عثمانی کے تخمیناً پچاس سال بعد بزمانہ عبدالملک بن مروان نصر بن عاصم نے حروف قرآن پر نقطے ایجاد کیے۔ ہفتم حجاج بن یوسف ثقفی ظالم امیر عبدالملک نے الفاظ قرآن پر اعراب لگائے (دیکھو وفیات الاعیان ابن خلکان جلد اول صفحہ ۱۲۵) اور پھر مختلف زمان ومکان مین رکوع۔ ربع۔ نصف اور اقسام اقسام کے علامات آیات قرآن ایجاد ہوتی رہین پس قرآن مشہور کے ابتدائے نزول سے صدی دوم تک کی یہ نہایت مختصر تاریخ ہے۔

ابجد العلوم نواب صدیق حسن خان کے صفحہ ۴۷۵ مین ہے کہ متوکل باللہ عباسی نے اپنے عامل کو لکھا ہے کہ جتنے ذمی تمھارے ہان ہین اُنکا

شمار کر کے لکھو لیکن سہو کاتب سے بجائے احص کے اخص لکھا گیا اور اخص کے معنی خصی کرنا پس عامل نے تمام ذمیون کو خصی کرنا شروع کیا جو کئے ہزار تھے وہ سب مر گئے صرف دو بچے انتہی پس غور فرمائیے کہ ایک نقطے کی غلطی سے کتنے خون ناحق ہو گئے اور جس صورت میں کہ قرآن پر نقطے اور اعراب لگانے والے دشمنان عترت رسولؐ تھے تو اُنھون نے کن کن فضائل پیغمبرؐ و علیؑ و حسنینؑ کا خون نہ کیا ہوگا کہ جن میں سے بعض کا ذکر ہوئے آج شیعہ بحث کرتے ہیں اور اہل سنیت کے سبب باہم اُن کے کوکا ذب جانتے ہیں۔

بکثرت دہوکہ باز مولوی قرآن کے محفوظ رہنے کی سند میں آیہ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون پیش کرتے حالانکہ ضمیر له پیغمبر خدا کی طرف راجع ہے چنانچہ معالم التنزیل بغوی کے صفحہ ۵۰ تفسیر آیہ مذکو میں لکھا ہے۔

لفظ له میں ضمیر ها راجع ہے پیغمبر خدا کیطرف یعنی خدا نے فرمایا کہ ہم پیغمبر کے محافظ ہین اُن لوگون سے جو بدی کا ارادہ کرتے ہین جیسا کہ واللہ یعصمک من الناس میں فرمایا یعنے اے محمدؐ اللہ بچائے گا تجھے لوگون سے انتہے محصلاً۔

وقیل الهاء فی له راجعة الی محمد ای لمحمد حافظون ممن اراده بسوء کما قال جل ذکره واللہ یعصمک من الناس۔

اور تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۳۰۸ مسئلہ رابع تحت آیہ مذکورہ میں تو اس دہوکہ بازی کا خاتمہ ہی کر دیا ہے یعنے صاحب تفسیر مذکور نے فرمایا کہ آیہ موصوف سے حفاظت قرآن کا دعوے مہمل ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے ایک شی کا ثابت کرنا اُسی شی سے یعنے یہ دور ہے اور دور باطل ہے الغرض اسلام کے اعلیٰ طبقہ کے مفسرین نے آیہ موصوف میں لحافظون کو متعلق بہ پیغمبر بیان کیا ہے چونکہ اس آیہ کے معنی و مراد میں عام غلطی پھیل گئی ہے اس لئے اس کی کچھ صراحت کر دیجاتی ہے۔

احتمال اول آیہ انا نحن نزلنا الذکر مین ذکر سے مراد پیغمبر خدا ہین اور یہ خطاب آنحضرت کی نسبت اور بعض آیہ سے بھی معلوم ہوتا ہے چنانچہ سورۂ طلاق مین ہے۔

قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ مبینٰت۔	یعنے اللہ نے اتارا تمھاری طرف رسول وہ تم پر اللہ کی آیات ظاہر پڑھتے ہین انتہی محصلاً

اس آیہ مین باتفاق مفسرین ذکر سے مراد پیغمبر خدا ہین ہی

تو آیہ انا نحن نزلنا الذکر مین بھی ذکر سے مراد آنحضرت ہین اور ان سے ہی لحافظون متعلق ہے اور اس وعدہ کے مطابق قیام مکہ۔ زمانہ ہجرت۔ بدر۔ احد۔ خندق۔ حدیبیہ۔ فتح خیبر۔ حنین۔ تبوک وغیرہ مقامات مین خدا نے پوری حفاظت کی اور وہ وعدہ پورا ہو چکا لہذا قرآن مشہود سے لحافظون متعلق نہین۔

احتمال دوم بالفرض اگر ذکر سے مراد قرآن ہے تو لحافظون متعلق بہ نسیان پیغمبر ہے یعنے جو آیات بموجب آیہ نزل بہ الروح الامین علی قلبک قلب پیغمبر پر نازل ہوئین تو فی الحقیقۃ لحافظون اُن ہی سے متعلق ہے اور پیغمبر خدا اُسے بھول نہین سکتے کیونکہ انکا خدا محافظ ہے اور پیغمبر کے نہ بھولنے کا ثبوت سورۂ اعلیٰ مین ہے سنقرئک فلا تنسیٰ یعنے پڑھائینگے تم کو اے محمد پس تم نہ بھولوگے۔ پس اسی سبب پیغمبر خدا اُسے نہ بھول سکے اسوجہ سے لحافظون کا وعدہ صحیح ہے لیکن دیکھائیے تو وعدہ کی یہ صورت ہمارے موافق ہے اور جناب والا کے مخالف کیونکہ آپ کا خیال بعد پیغمبر خدا قرآن مشہود کی حفاظت کا ہے۔ کیونکہ شیعہ تو اسکے قائل نہین کہ سوا اللہ ایک لوند قرآن ہوا نئے علیسا کہ

احتمال سوم بالفرض اگر ذکر سے مراد قرآن ہے تو وہ لوح محفوظ مین محفوظ ہے جیسا کہ سورۂ بروج مین ہے بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ۔

احتمال چہارم۔ اگر حفاظت قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جس کی نسبت پیغمبر خدا نے فرمایا۔

مین تم مین دو قابل قدر چیزین چھوڑے جاتا ہون ایک کتاب خدا دوسرے اپنی عترت اگر ان سے تم متمسک رہوگے تو گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونون	انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض۔

آپس مین جدا نہ ہونگے حوض کوثر تک انتہے محصلاً۔

پس لن تاکیدی بتاتا ہے کہ قرآن اہلبیت سے جدا نہوگا اور قیامت تک انھی ہی ساتھ رہیگا پس وہ قرآن محفوظ ہے نہ کہ قرآن مشہور۔

نکتہ بکثرت علماء اہلسنت ور دارمی نے اپنے سنن مین حضرت حسان بن ثابت سے روایت کی ہے۔

کہ جسطرح جبرئیل پیغمبر خدا پر قرآن نازل کرتے تھے اوسی طرح حدیث پہنچاتے تھے انتہی محصلاً۔	قال کان جبرئیل علی النبی بالسنۃ کما ینزل علیہ القرآن۔

اور اس حدیث کی تطبیق سورہ نجم کے آیات ماضل صاحبکم وماغوی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی سے ہوتی ہے چونکہ ان محکمات سے ثابت ہے کہ پیغمبر خدا کا ارشاد ارشاد خدا ہے اور ارشاد خدا ارشاد پیغمبر ہے لہذا اس قطعی الدلالت سے ثابت ہوگیا کہ حسب ارشاد لن یفترقا حتی یردا علی الحوض قرآن عترت ہی کے ساتھ ہے اور اُن کے ہی پاس رہ کر تحریف سے محفوظ ہے۔

احتمال پنجم۔ اگر عترت والے قرآن کی حفاظت ہوگئی تو خدا کی حفاظت قرآن ثابت ہوگئی اور اگر حافظون سے مراد تمام موجودہ قرآنون سے ہے تو قرآن کی غلط کتابت سے بھی حفاظت باطل ہوجاتی ہے اور ایسے قرآن

دنیا مین بہ کثرت ہین کہ جن مین کتابت کی غلطیان ہین اس سے ثابت ہے کہ قرآن مشہود سے لحافظون متعلق نہین ۔

احتمال ششم اگر درحقیقت لحافظون قرآن مشہود سے متعلق ہے تو ایسے عقیدہ کے لوگون کو قرآن کی تصحیح کی ضرورت نہین اُس کو خدا پر چھوڑ دینا چاہیئے خدا اپنے ذمہ کی آپ درستی کرے گا انسان ضعیف البنیان امداد خدا کا مکلف نہین اور جو کوئی شخص قرآن عظیم کی تصحیح کا ارادہ کرے تو وسوسہ شیطانی ہے ۔

جناب عمو صاحب قبلہ غور فرمائیے کہ باستثنا رجناب امیر جملہ صحابہ کے قرآن اور جناب عبداللہ بن مسعود کا قرآن جو زمانہ پیغمبر کا جمع کیا ہوا تھا یہہ سب اور نیز ممالک دور دست کے قرآن جو آبادی مدینہ کے باہر چھ ماہ تک جمع ہوتے رہے جنکی تعداد لاکھون تھی پھر یہ سب ایک دفعہ ہی جلا دیے گئے جس کے شعلے آسمان تک بلند ہوئے اور کئی دن تک وہ آگ نہ بجھ سکی اور خدا صاحب سے باوجود وعدہ لحافظون کے اتنا نہ ہو سکا کہ دو چھینٹے پانی کے برسا کر اُن قرآنون کو جلنے سے بچاتے اور اپنی حفاظت کا وعدہ پورا کرتے اب ہم پوچھتے ہین کہ اُن قرآنون مین آیہ شریفہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون تھی یا نہ تھی اگر تھی تو خدا پر غلبہ عثمانی ثابت اور خدا کی مجبوری یا وعدہ خلافی ظاہر اور جو یہ آیت اُن قرآنون مین نہ تھی تو الحاقی ہے جس سے حفاظت قرآن کا استدلال لغو ہے ۔

نکات بدیہی بطور دفع دخل

۱ ۔ قرآن محرف ہونے سے مقدوح نہین ہو سکتا کیونکہ بحیثیت تنزیل ممدوح ہے ۔

۲ ۔ کلمات قرآن کم نہین ہوئے صرف مفصلات کم ہوئے ہین یعنی بعض فضائل پیغمبر اور اکثر فضائل عترت اور جملہ اسمائے منافقین و کفار باستثنار ابولہب

بنظر مصلحت خلافت کم کر دیے گئے جنکے گواہ کتب تفاسیر و صحاح وغیرہ ہین
پس محکمات سے ہمیں حجت خدا ثابت ہے اور آئمہ اطہار اور اُن کے پیرو
محکمات قرآن ہی سے کام چلاتے رہے اور اُن ہی کے اشارات سے
کمی مفصلات کا پتا دیتے رہے جیسا کہ معروضہ ۹ سے معلوم ہو گا پس
محکمات قرآن کے محفوظ رہنے پر کہا جائے گا کہ قرآن محفوظ ہے کیونکہ لفظ
حفظ مطلق ہے اگر بعض قرآن کی حفاظت ہو گئی تو قرآن مشہود کی حفاظت
ثابت ہو گئی۔

۳ - اگر کمی قرآن کو قدح ایمان و اسلام قرار دیا جائے گا تو جو صحابہ
قبل نزول آیہ اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا
مرگئے یا راہ خدا مین شہید ہو گئے تو وہ سب ناقص الایمان قرار پائینگے کیونکہ
اُن سب کی وفات کے بعد قرآن کامل ہوا تھا۔

۴ - اگر محرفان کلام الٰہی کو خارج الاسلام قرار دیا جائیگا تو یہود کو
مذہب موسوی سے خارج اور خدا پر جھوٹی نسبت موسویت کے لگانیکا
الزام قائم ہو گا ہان محرفان کلام الٰہی کی اتنی تنقیص ضرور کرنی پڑیگی
کہ اُنکو اُمت دعوۃ مین شمار کیا جائے گا نہ اُمت اجابت مین۔

۵ - قرآن اور ایمان و اسلام مین بحیثیت ظاہر ضروری ملازمت
نہین کیونکہ قبل نزول کروڑون مومن گذرے ہین جیسا کہ قرآن سے
ثابت ہے۔

اور نہ کتب عقاید مین قرآن کے ناقص یا کامل ہونے پر عقیدہ رکھنے
کی شرط ایمان و اسلام ہے صرف کتب اربعہ کو منجانب اللہ جان لینا
کافی ہے۔

چونکہ بربادی قرآن کا دعوے بغیر بحث تحریف کے ثابت نہین ہو سکتا
اس لیئے بطور اجمال وہ بھی لکھ دیجاتی ہے۔

بحث تحریف

تحریف گرادیندن سخن وچیزے راازوضع وحالت خود (غیاث اللغات ص ۹۳) اور ایسی تبدیلی کو ہمارے محاورہ مین اُلٹ پلٹ کردینا بولتے ہین لیکن اس لفظ کا استعمال صدیون سے کلام الٰہی کے لئے ہو رہاہے اسلئے علمائنے واقعات جمع قرآن کے لحاظ سے تحریف کو چار اقسام پر منقسم کیا ہی کمی زیادتی تبدل تغیر اگرچہ ان چارون مین سے ہر ایک دو دو قسم پر ہوسکتی ہے یعنے لفظی و معنوی لیکن تحریف معنوی کی یہان بحث نہین کیونکہ اصل کلام مین فرق نہین آتا صرف معانی و مراد کا تغیر ہوتاہے پس تحریف صرف الفاظ سے متعلق ہوتی ہے جس کی چار قسمین بیان ہوئین اور ان چارون اقسام کی تحریف قرآن مشہود مین ثابت ہے چنانچہ اسکے ثبوت مین بعض اسناد پیش کیے جاتے ہین جو میرے نزدیک جامع و ملع ہین ملاحظہ ہون شرح مقاصد تفتازانی کے صفحہ ۱۸۶ مین ہے۔

وانت تجد فیہ من الاختلاف المسموع من اصحاب القرءة ما یربی علی اثنا عشر الفا۔	اور تو پائیگا اس قرآن مین اُن اختلافات کو جو اصحاب قرأت سے سناگیا ہے زیادہ بارہ ہزار ہین انتہی محصلاً

کبریت احمر امام محی الدین ابن عربی تحت آیہ انما حرم علیکم المیتة والدم الخ ص ۱۴۳ مین ہے۔

لولا ما یسبق الملوب الضعیفة ووضع الحکمة فی غیرا هلها لبینت جمع ماسقط من مصحف عثمان۔	اگر اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ قلوب ضعفا پر کیا اثر ہوگا اور نا اہلوں مین حکمت شائع کرنے کا الزام عاید ہوگا توبیشک ہم اُن تمام آیات کو تبادیتے جو مصحف عثمانی سے ساقط ہوئین انتہی محصلاً۔

دیکھیے تحریف عثمانی کے سبب علمائے اہلسنت نے کلام الٰہی کو مصحف عثمانی کہا ہے جو بیاض عثمانی کا ہم درجہ ہے۔

نکتہ۔ شیعہ قرآن محرف کی اشاعت بذریعہ حفظ اسی سبب سے زیادہ نہیں کرتے کہ اس میں اعانت تحریف ہے۔ ادائے پنجگانہ کی مجبوری سے چند سورتیں حفظ کرنی پڑتی ہیں تو وہ اُن چھوٹی چھوٹی سورتوں سے ادائے پنجگانہ کرتے ہیں کہ جن پر احتمال قوی ہے کہ اُن میں تغیر و تبدل دکمی زیادتی نہیں ہوئی۔ مگر دشمنان خدا یہ امام حجت کے لئے بہت سے حافظ ہیں موجود

بخاری کتاب التفسیر باب من قال لم یترک النبی الا ما بین الدفتین میں ابن ضریس سے مروی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر یہ بات پسند نہیں کرتے تھے کہ کوئی یہ کہے کہ میں نے سارا قرآن پڑھا اور فرماتے تھے جو جاتا رہا تو قرآن موجودہ اُسکا ایک حصہ ہے انتہی محصلاً۔

اخرج ابن الضریس من حدیث ابن عمر انه کان یکره ان یقول الرجل قرءت القران کله و یقول منه قران قد رفع۔

معالم التنزیل تفسیر سورۂ توبہ اور درمنثور سیوطی میں ہے۔

ابن عمر نے فرمایا کہ کوئی شخص یہ دعویٰ نہ کرے کہ میں نے پورا قرآن حاصل کیا اُسکو کیونکر معلوم ہوا کہ یہ پورا قرآن ہے بیشک قرآن میں سے بہت جاتا رہا ہاں یہ کہے کہ جو کچھ قرآن موجود ہے اُسے حاصل کیا انتہی محصلاً۔

عن ابن عمر قال لا یقولن احدکم قد اخذت القران کله ما یدریه ما کله قد ذهب منه قران کثیر و لکن لیقل قد اخذت ما ظهر منه۔

دیکھیے ابن عمر کا یہ افسوس آیات منسوخہ کی نسبت نہیں کیونکہ حدیث میں قد ذهب ہے اگر آیات منسوخہ کے ضائع ہونے کا یہ افسوس ہوتا تو

تو محاورہ عرب قد نسخ ہوتا دوم فتح الباری شرح بخاری مین جو یہ روایات
ہین کہ سورۂ احزاب سورۂ بقر کے برابر تھی اور اب وہ نصف پارہ کے قریب
رہ گئی ہے سوم درمنثور سیوطی مین ہے کہ سورۂ شدیدہ ۔ سورۂ حفد قرآن کی
سورتین تھین اب وہ قرآن مین نہین اسیطرح صدہا آیتین مین جنسے سورتونکی
کمی اور بہت سے سورتونکا نکل جانا ثابت ہے ۔

تو ایسے تغیر و تبادل کو لغو نہین ماننا چاہیے ۔ نہین معلوم ہو سکتا کہ قرآن نہ کیا کیا تھا
[illegible] تفسیر [illegible] مین ابراہیم سے منقول ہے ۔

ابراہیم کہتے ہین کہ عبداللہ بن مسعود
کے شاگرد ابو درداء انصاری صحابی
کے پاس حسب الطلب گئے ابو درداء
نے کہا تم مین سے کون شخص ابن مسعود
کی قراءت جانتا ہے ہم نے کہا ہم سب
جانتے ہین ابو درداء نے کہا تم مین عمدہ
حافظ کون ہے بس علقمہ کی طرف اشارہ
کیا ابو درداء نے کہا کہ ابن مسعود واللیل
اذا یغشی کسطرح پڑھتے تھے علقمہ نے
کہا والذکر والانثی ابو درداء نے کہا
مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے بھی
رسول اللہ سے ایسا ہی سنا ہے اور

قدم اصحاب عبداللہ علی ابی
درداء قال فطلبهم فوجدهم
فقال ایکم یقرء علی قرءة
عبداللہ قلنا کلنا قال ایکم
احفظ فاشاروا الی علقمه
فقال کیف سمعته یقرء واللیل
اذا یغشی قال علقمه والذکر
والانثی قال اشهد انی سمعت
النبی صلعم یقرء هاکذا و
هؤلاء یریدون علی
ان اقرء ما خلق الذکر والانثی
واللہ لا اتابعهم ۔

یہان کے لوگ یعنے اہل شام چاہتے ہین کہ مین اس طرح پڑھون واللیل اذا
یغشی والنہار اذا تجلی وما خلق الذکر والانثی واللہ مین اہل شام کی
پیروی نہ کرونگا انتہے محصلاً ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ والنہار اذا تجلی وما خلق الخالق الفاظ ہین

اور صحیح مسلم - ترمذی کتاب التفسیر - مسند امام احمد حنبل مین بھی یہ حدیث
ان ہی الفاظ و سند سے ہے قرینہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو درداء کی
یہ دریافت زمانہ معاویہ مین ہو تو عجب نہین ہے -

کنز العمال مین ہے کہ حضرت فاروق سورۂ اخلاص اسطرح پڑھا کرتے تھے
قل ھو اللہ احد الصمد الخ اور اب اللہ الصمد ہے -

تبدل درمنثور سیوطی مین ابن عباس سے مروی ہے کہ سورہ بنی اسرائیل
مین وقضی ربک کی جگہہ ووصی ربک تھا اگر خدا کا حکم قضا عبادت
کے لیے ہوتا تو کوئی جاندار غیر اللہ کے پرستش نہ کرسکتا - کاتب ونگھہ گیا اور
بعض حدیث مین ہے کہ سیاہی کا لوندا گرا اور لوگ ووصی ربک کو قضی
ربک پڑھنے لگے اور فتح الباری وغیرہ مین ہے کہ حضرت فاروق سورۂ
جمعہ مین فامضوا الی ذکر اللہ پڑھا کرتے تھے اور اب فاسعوا الی ذکر اللہ
ہے اور ایسے تبدیلات بکثرت ہین -

تغیر سورۂ مدینہ کا سور مکیہ پر مقدم ہونا ہی دلیل تغیر کافی ہے ان کے
علاوہ اعراب کے تغیرات کثیر ہین مثلاً سورۂ توبہ کے آخر مین لقد جاءکم
رسول من انفسکم بفتح فا و سین تھا جس سے تمام عرب پر پیغمبر خدا کی
شرافت و بزرگی ثابت ہوتی تھی اور اب قرآن مین انفسکم بضم فا و کسر
سین ہے جس کے معنے یہ ہوئے کہ آیا رسول جو تم مین سے ہے اور ایسے نظائر
اور بھی بہ کثرت ہین -

الغرض ثابت ہوگیا کہ تحریف لفظی کی چارون قسمین قرآن مشہود مین ثابت
ہین اور خدا و رسول دونون کی پیشین گوئیان قرآن کے محرف ہونیکے
متواترات سے ہین لہذا جناب والا کی منصف مزاجی سے امید ہے کہ آیندہ
عدم تحریف قرآن کا دعوے نہ کرینگے -

ارشاد منیر اس آیت (وانا لہ لحافظون) کے متعلق تفسیر دیکھیے

بعد حضرت کے کوئی معصوم کیون نہ تھا خود حضرت علیؑ موجود تھے اب اُنکو آپ جو کچھ
کہین - عیسائیون پر تہمت ہے - کوئی بیدین منافق جو بصورت ظاہری مسلمان
سمجھا جاتا ہوگا وہ قرآن پر اعتراض کرتا ہوگا یا اُسکا ہم طریق عیسائی حضرت
کے زمانہ مین بھی کفار ایسے ہی اعتراض کیا کرتے تھے - عیسائیون کو بدنام
نہ کرو دیکھو کتاب لائف محمدؐ اسکا مؤلف نہایت متعصب عیسائی تھا اور
عیسائیت کا اُسی کے وقت سے زور ہوا - وہ لکھتا ہے کہ قرآن شریف
بے کم و کاست وہی ہے جو حضرت پر نازل ہوا اور بیشک کلام خدا ہے
اُس نے دوسرے عیسائیون کا قول بھی اسی طرح نقل کیا ہے دیکھیے کتاب
ریویو آف برملی جنرنجلد پنجم و ششم - مزورت کے وقت تنزیل حسب موقع
ہوئی اور یہ کتب سے ثابت ہے کہ ترتیب صحیح ہے مثل ترتیب لوح محفوظ
اور جسکی ترتیب مین حضرت علیؑ بھی شریک تھے صاحب علم لدنی اُسکے متعلق
کسیطرح کا شک نہین ہو سکتا انتہی محصلاً -

معروضہ مستنیر - بھلا قرآن کی نسبت کوئی مسلمان بغیر تفسیر دیکھے
نقص نکال سکتا ہے کیا جناب والا ہی کو ادعائے اسلام ہے اور کسیکو نہین -
کیا صحابہ و تابعین اور علما و صلحا رکہ جنھون نے نقائض قرآن جمع کرکے
لکھے ہین ومعاذ اللہ کیا سب کے سب کافر تھے یا وہ اس مسئلہ سے جاہل
تھے اب رہا جناب امیرؑ کا معصوم ہونا تو یہ آپنے مجھے رافضی سمجھکر کہا ہی حالانکہ
جناب امیرؑ ہمارے عقیدہ مین معصوم نہین ہین مگر محفوظ ضرور ہین جو درجہ
جامعان قرآن کو میسر نہ تھا اور علی التنزل اگر جناب امیرؑ کو معصوم بھی فرض
کیا جائے تو جب انبیا رکی عصمت مانع تحریف توریت وغیرہ نہ ہوئی تو عصمت
امام کیونکر مانع تحریف قرآن ہو سکتی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
بعد حفاظت توریت کے لیئے بہ کثرت انبیا مبعوث ہوتے رہے لیکن تحریف
کرنے والون نے تحریف کر ہی دی جس کی تحریف کے جناب الاعلیٰ معتقد ہین -

اور جناب امیر کا زمانہ جمع قرآن مین ہونا مسلم لیکن جمع قرآن شیخین یا عثمان مین شریک ہونا محض غلط و بہتان - اسکا ثبوت جناب کے ذمہ ہے -
بیدین منافق کافرون کے اعتراضات قرآن پر ایسے ہوتے تھے جیساکہ سورۂ زخرف مین ہے -

وقالوا لولا نزل هذا القرآن على رجل من القريتين عظيم -	یعنے قریش کہتے تھے یہ قرآن ان دونون بستیون یعنے مکہ وطائف کے کسی بڑے آدمی پر کیون نہ نازل ہوا انتہی -

یا آنحضرت نے بزبان خدا کفار کی شکایت کی ہے -

ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا -	یعنے ہماری قوم نے اس قرآن کو بکواس سمجھا -

پس مسلمانون کے اعتراضات قرآن پر اس قبیل و معانی کے نہین ہین کہ وہ بھی آنحضرت کو محل نزول قرآن کا اہل نہین جانتے یا قرآن کو مہمل و زٹل جانتے ہین بلکہ اُن کے اعتراضات قرآن پر کمی - زیادتی - تبدل - تغیر کے ہین جس کی غایت یہہ نکلے گی کہ جامعان قرآن سے عمدا یا سہوا جمع قرآن مین خطا ہوئی -
جناب والا نے اس فقرہ مین کچھ مخبوط الحواس لوگون کی باتین لکھی ہین یعنے دکھوئی بیدین منافق قرآن پر اعتراض کرتا ہوگا یا اُسکا ہم طریق عیسائی کچھ فاصلے کے بعد لکھا ہے عیسائیون کو بدنام نہ کرو اور پھر کتاب لائف محمد مولفہ عیسائی کو اپنے ثبوت دعوے مین پیش کیا ہے کہ اُسکے نزدیک قرآن بے کم وکاست ہے جو حضرت پر نازل ہوا تھا اور وہ عیسائی یہہ بھی لکھتا ہے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور بقول جناب اُس عیسائی نے اور عیسائیون کا بھی منقولہ ایسا ہی لکھا ہے ان بے ربط مجہول المناسبۃ فقرون سے اصلاح دماغ کی ضرورت پائی جاتی ہے - لیکن عیسائیون کے محامد کا پتہ بجا بری سے ہے

اس سبب سے قیاس چاہتا ہے کہ جیسے بعض صحابہ یہودیون سے اسلام سیکھتے تھے آپ عیسائیون سے سیکھتے ہین سچ ہے کل شی یرجع الی اصلہ۔

دیکھیے جن عیسائیون نے قرآن کو کلام الٰہی مانا ہے وہ مسلمان ہین عیسائی نہین کیونکہ مذہب عیسوی کا مدار حضرت عیسےٰ کے ابن اللہ ہونے پر ہے اور قرآن مین عیسےٰ ابن مریم ہے لہذا جو عیسائی قرآن کو کلام الٰہی جانتا ہے وہ قطعی مسلمان ہے۔

چونکہ جناب والا نے کتب عیسوی کے صرف حوالے دیے ہین اُن کے مولفہ کتب کی عبارت نقل نہین فرمائی اسپر قیاس ہوتا ہے کہ اُس عیسائی وسیل المعارضہ سے اہلسنت کی حماقت ثابت کی ہوگی کہ انکی ہی کتب معتبرہ سے تحریف قرآن ثابت ہے اور یہی بیوقوف قرآن کو تحریف سے محفوظ جانتے ہین اور جناب والا اس اظہار حماقت کو قرآن کے محفوظ رہنے کی قطعی دلیل سمجھ گئے۔ای ماشاء اللہ لیکتے ہین پھر اس جہل کی یہانتک حمایت فرمائی گئی کہ جناب امیرؑ کو جو چاہو کہو لیکن عیسائیون پر تہمت نہ کرو۔اور اس مُنھ پر آپ کو ادعائے اسلام بھی ہے ان ھذا الشئ عجاب۔

بھلا ہم بھی تو سنین کہ صحاح ستہ کی کون سی حدیث متفق علیہ بین العلماء سے ثابت ہے کہ قرآن موجودہ کی ترتیب لوح محفوظ کی ترتیب کے مطابق ہے کیا جامعان ثلاثہ مین سے کسی نے لوح محفوظ کے پاس جاکر خود نقل کی تھی یا زید بن ثابت کو بھیجکر نقل کرائی یا لوح محفوظ کو دنیا مین منگا کر نقل کرائی یا جناب والا ترتیب لوح محفوظ سے مقابلہ کرکے واپس آگئے ہین آخر یہ دعوے کس بنا پر اور اسکا کیا ثبوت ہے۔کیونکہ جامعان قرآن مین سے تو کسی نے یہ دعویٰ نہین کیا کہ ہم نے قرآن مشہود کی ترتیب لوح محفوظ کی ترتیب کے موافق کی ہے اور جو کسی کاذب فتح کے نقارچی نے ایسا لکھا یا روایت کیا ہے تو وہ لکھنا یا کہنا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے۔

دیکھیے اتقان سیوطی مطبوعہ مصر کے صفحہ ۶۳ مین ہے۔

حارث بن خزیمہ جب دو آیتین سورۂ برات کی لائے تو حضرت عمر نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہ قرآن کی آیات ہین، پھر فرمایا اگر یہ تین آیتین ہوتین تو مین انکو علحدہ سورۃ قرار دیتا اچھا آخری سورہ قرآن کا دیکھو اور اوسمین اسکو

قال اتی الحارث بن خزیمہ بھاتین الایتین من اخر سورۃ براءۃ فقال عمر اشھد انی سمعتھا ثم قال لو کان ثلاث ایات لجعلتھا سورۃ علحدہ فانظروا اخر سورۃ من القراٰن فالحقوھا فی اخرھا قال ابن حجر

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ اپنی رائے و اجتہاد سے آیات کو ترتیب دیتے تھے انتہی محصلا۔

ظاھر ھذا انھم کانوا یولفون ایات السور باجتھادھم۔

علماء معتبر کے کتب سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترتیب قرآن موجودہ صحابہ کی رائے و اجتہاد سے ہے اور اگر جامعان قرآن کا دل و دماغ جناب الٰہی کی خانگی اصطلاح مین لوح محفوظ قرار پایا ہے تو مجھے معلوم نہین بلکہ کتب سے عام طور پر یہی معلوم ہوا ہے کہ جامعان و کاتب قرآن کی رسائی کسی طرح لوح محفوظ تک نہ تھی۔

اتقان جلد دوم صفحہ ۲۵ مین حمیدہ بنت ابی یونس سے مروی ہے۔

وہ فرماتے ہین کہ جب ابی اسی برس کا تھا تو اوس نے مصحف عائشہ مین اس آیہ کی اس طرح تلاوت کی تھی و سلموا تسلیما و

عن حمیدہ بنت ابی یونس قالت قرء علی ابی وھو ابن ثمانین سنۃ فی مصحف عائشۃ ان اللہ وملائکتہ یصلون

علی الذین یصلون الصفوف الاول۔ حمیدہ نے فرمایا کہ یہہ واقعہ عثمان کے تغیر قرآن کے قبل کا ہے۔ انتہے محصلاً۔

علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول قالت قبل ان تغیر عثمان المصاحف۔

اب کسی ہندو یا اپنے معتقد علیہ عیسائی عربی دان سے دریافت فرمائیے کہ قبل ان تغیر عثمان المصاحف کے معنے ترتیب لوح محفوظ کے ہین یا کیا ارشاد ضمیر فرض کرو کہ ایک کتاب آپ نے یا کسی نے تصنیف کی وقت ضرورت اسکے مطالب بیان کئے گئے اب کسی نے بہ اعتبار مطالب اُسکی ترتیب نہ کی اصل کتاب کے موافق ترتیب کی تو وہ ترتیب بہت درست کی۔ تفسیر مجاہد تفسیر قتادہ دیکھئے یہہ دونون صاحب تابعین مین سے تھے سب سے پہلے جو تفسیرین لکھی گئین وہ یہی ہین۔ تحریف ہونیکے متعلق جن کتابون مین عبارت لکھی ہو بجاے بحوالہ نام کتاب نام مؤلف صفحہ نقل فرمائیے انتہی بلفظہ۔

معروضہ مستفیر اصل کتاب کے موافق ترتیب کرنے کو نقل کتے ہین ترتیب نہین کہتے اگر جامعان قرآن قرآن سے واقف ہوتے تو جناب والا کی مثال جمع قرآن درست ہو سکتی تھی اور جبکہ سیکڑون کتب اور ہزارون احادیث سے ثابت ہے کہ کاتب اور جامعان قرآن قرآن کے ماہر نہ تھے اور نہ اُنھون نے حفاظ صحابہ کے قرآنون سے نقل کرائی نہ تلمیذان پیغمبر سے قرآن جمع کرایا نہ پیغمبر کے قرآن سے نقل کرائی اور تخمینا بیس اکیس سال تک قرآن جمع ہوتا رہا جو دس روز کا کام تھا تو سمجھدار آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اتنے عرصہ تک قرآن جمع کرتے رہنے سے جامعان قرآن کا کیا مقصد تھا لہذا مدعیان عدم تحریف قرآن کو بجز خموشی چارہ نہین۔

سب سے پہلے مفسر بعد پیغمبر خدا جناب امیر علیہ السلام ہین لیکن جامعان

قرآن نے اُنکے مرتبہ قرآن ہی کو قبول نہ کیا تھا جسکا اتباع تمام رعایا وامرائے دولت ثلاثہ ۔ امویہ ۔ مروانیہ ۔ عباسیہ ۔ وغیرہم نے بھی کیا اور اُسی اثر سے اُنکی تفسیر جمع نہو سکی لیکن جناب امیر کے شاگرد حضرت عبداللہ بن عباس جنکے نام سے تفسیر ابن عباس مشہور ہے اُن سے بکثرت آیات کی تفاسیر مشہور بین العلما ہین اور اسیطرح حضرت عبداللہ بن مسعود شاگرد جناب امیرؑ کے روایات تفسیرین مشہور ہین ۔ ان دونون صاحبون کے احادیث و روایات سے ثابت ہی کہ قرآن مین چارون اقسام کی تحریف ہوئی پس اگر مجاہد و قتادہ ۔ عطا ۔ ابن رباح وغیرہم جو کہ صاحبان موصوف کے شاگرد ہین اگر انکے تفاسیر سے کمی زیادتی ۔ تبدل ۔ تغیر ۔ ثابت نہین ہو تو بہ کس شمار مین ہین چنانچہ حرف کی قرآن کے تین شواہد پیش کیے جاتے ہین ۔

البیان عن تفسیر القرآن مولفہ احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مین ابی وایل سے روایت ہے ۔

وہ کہتے ہین کہ آیہ مندرجہ حاشیہ کو ابن مسعود کے قرآن مین اسطرح پڑھا تھا کہ جسمین آل محمدؐ کا لفظ تھا اور اب سارے قرآن مین آل محمدؐ کا لفظ نہین ۔

قال قرأت فی مصحف عبداللہ ابن مسعود ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوح وآل ابراہیم و آل عمران وآل محمد علی العالمین ۔

اسکی وجہ خاص کتب اہلسنت سے یہ مستنبط ہوتی ہے کہ آل محمد مین جناب امیر علیہ السلام شریک ہین اور جناب امیرؑ وہ شخص ہین کہ جنکے مقتولان بدر احد ۔ خندق ۔ خیبر ۔ تبوک ۔ وغیرہ کے وارث اور طالب قصاص ہزار ہا تھے انکے علاوہ لات ۔ عزیٰ ۔ ہبل ۔ مناۃ ۔ ود ۔ سواع ۔ یغوث ۔ یعوق ۔ نسر وغیرہم کے پجاری و متولی بنی ہاشم کے خون کے پیاسے اور اُن ہی مین سے اکثر سردار قوم و قبائل اور بدولت شیخین عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز بلکہ صاحبان قتل و قصاص تھے چونکہ علاوہ طلب قصاص کے جو

منافقین اپنی تقبیح و تفضیح منزلہ قرآنی سے بھی بد دل تھے اور ظاہر ہے کہ اس حجم غفیر کی مخالفت سے خلافت کو اندیشہ تھا جیسا کہ معروضہ ۲۱ سے واضح ہو گا پس اس خوشامد مین لفظ آل محمدؐ قرآن سے نکالدیا گیا ورنہ معنی کیا کہ آل نوح و ابراہیم و آل موسیٰ کی بزرگی قرآن مین نازل ہو اور افضل المرسلین۔ صاحب لولاک۔ رحمۃ للعالمین کی آل کا نام قرآن مین نہو کہ جنکے گھر مین ملاء اعلیٰ کی آمد و رفت ہوئی۔ قرآن نازل ہوا۔ پھر آل بھی وہ آل کہ اگر انپر درود نہ بھیجا جائے تو دعا مستجاب نہو اور عبادت ناقص رہے الغرض یہہ لفظ اسی مصلحت سے نکالا گیا کہ جس سے جناب علیؑ کی بزرگی قوم عرب پر ثابت نہو اور یہہ بھی عام لوگون سے سمجھے جائین پیغمبر سے انکی خصوصیت باقی نہ رہے اسکا ثبوت یہہ ہے کہ جب جناب علیؑ گرفتار کر کے بیعت ابی بکر کیلیے طلب ہوئے اور جناب امیرؑ نے بیعت سے انکار کیا اور حضرت فاروق نے قتل کی دھمکی دی تو جناب امیرؑ نے فرمایا کیا تم بندۂ خدا اور برادر رسولؐ کو قتل کروگے تو حضرت عمر نے کہا کہ تم بندۂ خدا کو ضرور ہو لیکن برادر رسولؐ نہین (الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ دینوری)۔

درمنثور سیوطی تفسیر سورۂ مائدہ مین عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے وہ فرماتے ہین۔

کہ ہم زمانہ رسولخدا مین اس آیہ کی اسطرح تلاوت کیا کرتے تھے ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین فما بلغت رسالتہ	کنا نقرء علی عہد رسول اللہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین فما بلغت رسالتہ۔

اور اب سارے قرآن مین ان علیا مولی المومنین نہین ہے۔

مفتاح النجاح بدخشی مین بھی بہ طریق نذرا ابن مسعود سے اسیطرح مروی ہے چونکہ یہ آیت جناب امیرؑ کے استخلاف کے باب مین نازل ہوئی اس لیئے

اس کو [illegible] نہ [illegible]

اس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible] آپ کی طرف

رجوع [illegible]

اور [illegible] تفسیر [illegible] ثابت ہوں گا کہ فعلی مولاہ

سے [illegible] حضرت [illegible] ملاحظہ ہو [illegible]

[illegible] لکھی گئی ہیں [illegible] کے ساتھ [illegible] جناب امیر ایمان

[illegible] ہے [illegible] سب کے خلاف ہیں

اس لیے ان سب کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

[illegible] تنزل علیہم الجن

[illegible] ورثت [illegible]

سے تمام [illegible]

[illegible]

[illegible] دوسرے [illegible]

چونکہ ان سب کی اولاد [illegible]

تھی [illegible]

[illegible] عن عباس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الا سماء رحمة للعرب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وقت [illegible]

[illegible] توفیق خدا [illegible] ابن عباس کی [illegible] کی تعریف کیلیے

کافی ثبوت ہے کیا معنی کہ جب ابو سفیان دشمن [illegible] زیادہ

دشمن سیف اللہ خالد کا باپ ولید بن مغیرہ تھا [illegible] آیہ سورۃ نون

والقلم ولا تطع کل حلاف مهین هماز مشاء بنمیم مناع للخیر
معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم نازل ہوئی دوسرا حضرت فاروق کا
حقیقی ماموں ابوجہل تیسرا ابوسفیان چوتھا معاویہ محاریب رسول جسکی نسبت
بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ قرآن مین شجرہ ملعونہ سے مراد معاویہ ہوا اسکے
علاوہ جملہ بنی تمیم جو تمام قوموں کے بعد مسلمان ہوئے جنھوں نے قواعد ابراہیمی
پر کعبہ تعمیر نہونے دیا (بخاری) اور جملہ بنی اُمیہ ۔ بنی غطفان ۔ بنی ثقیف ۔
(ترمذی) اور ذوی الخویصرہ تمیمی حضرت ابوبکر کا ہم جد جس نے آنحضرت سے
تقسیم مال کے وقت کہا تھا اعدل یا محمد فانک لم تعدل اور اسکے
بارہ مین ومنہم من یلمزک فی الصدقات نازل ہوئی (تفاسیر سورۂ
توبہ) اور ثعلبہ بن حاطب جس نے زکوٰۃ سے انکار کیا اور نبتل بن حارث
منافق صحابی جو آنحضرت کو اُذُن یعنے احمق کہا کرتا تھا جس کے لیے سورۂ توبہ مین
یقولون ھو اذن آیت نازل ہوئی اور جلاس بن سوید جو ہجو پیغمبر کرکے
اُس سے انکار کیا کرتا اور قسمین کھایا کرتا تھا اور ایسے اور بہ کثرت منافق
کہ جنھوں نے خیبر مین زہر دیا ۔ اور بعض واپسی تبوک مین بمقام عقبہ قتل پیغمبر
کے لیے آئے تھے پس ان جملہ کے نام تو منسوخ ہوگئے لیکن پیغمبر کے علاقہ کے
ایک کافر ابولہب کا نام منسوخ نہوا یہ نہوا ۔
حالانکہ جیسے منافقین مذکور کی اولاد مسلمان ہوئی تھی اُسی طرح ابولہب کی
اولاد ذکور و اناث سب پیغمبر خدا کی حیات ہی مین مسلمان ہوچکے تھے لیکن
ابولہب کی اولاد چونکہ بنی ہاشم تھی اور بنی ہاشم خلفاء ثلاثہ کے مخالف تھے
اسی وجہ سے ابولہب کا نام بہت ایذائے بنی ہاشم قرآن سے خارج نکیا اور باقی
سب منافقین کے نام خارج کردیے اور محدثین و مفسرین نے بے دیانتی سے
اس اخراج کا نام منسوخ رکھ دیا چونکہ تحریف قرآن کے ثبوت مین حتی الوسع
باختصار اسناد پیش کرچکا ہون تاہم مضمون طویل ہوگیا لہذا اس سے زیادہ کی

ضرورت جناب والا کو ہوگی تو بہ شرط خواہش تحریف قرآن کے اور اسناد ات پیش کیے جائینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔

ارشاد منیر آپنے لکھا ہی کہ الفاظ قرآن کے کلام خدا۔ کلام جبرئیل۔ کلام پیغمبر ہونے مین معارضہ پایا گیا۔ اسکا ثبوت بھی ضرور ہے عیسائیونکا قول اسکے خلاف ہی جو اوپر لکھا گیا۔ جب اس مسئلہ سے جی چھوٹ گیا تو تکمیل ایمان مین نقص رہا۔ گویا سپر یقین لے آئے کیا ایسے شخص کو مسلمان کہنا روا ہے انتہی بلفظہ۔

معروضہ مستنیر اگر شیعہ کے ہان الفاظ قرآن کی نسبت کلام خدا۔ کلام جبرئیل کلام پیغمبر کا معارضہ پاتا تو مین التفات بھی نہ کرتا لیکن جب محبان ثلاثہ کے ہان یہ معارضہ پایا گیا تو اب بجز انتشار کیا چارہ تھا جسکی شکایت جناب والا سے کی گئی۔

کمترین نے اپنے مولفہ رسالہ مقاصد حیرت اسی غرض سے پیش کیا ہی کہ اس بحث کو رسالہ مذکور کے صفحہ ۴۰ مین ملاحظہ فرمالین اب رہا اسکا ثبوت تو کتب اصول عقاید مثل مواقف شرح مواقف۔ مقاصد تفتازانی وغیرہم سے فرمالین انکے علاوہ اصولیین اہلسنت فرماتے ہین ہر کلام حقیقت کے اعتبار سے معانی مجرد ہی اور معانی مجرد نقش پذیر نہین دوم اعتبار ایجاد حدوث و قدم کلام خدا کو بے صوت و حرف کہا ہی پس اسی ہی بنیاد پر بعض علماء اہلسنت کے نزدیک قرآن قول جبرئیل ہی اور بعض کے نزدیک قول پیغمبر۔ چنانچہ اس مذہب والونے اپنے دعوے کے ثبوت مین آیات علمہ شدید القویٰ اور انہ لقول رسول کریم پیش کئے ہین جو مقاصد حیرت کے صفحہ ۴۰ پر درج ہین اور اب جناب والا کی مزید تسکین کے لیے ایک دو سند اور بھی لکھدیجاتی ہے۔

اتقان سیوطی کے صفحہ ۱۵ مین ہے۔

جو کچھ نازل ہوا اسکی دو قسمین ہین	حیث جعل المنزل الیہم علی
ایک تو وہ جو باللفظ نازل ہوا دوسرا	قسمین یرد ونہ بلفظ الوحی

وہ جو بالمعنی نازل ہوا کیونکہ اگر تمام وحی کا نزول باللفظ مانا جائے تو نہایت شاق ہوگا اور اگر سب کو بالمعنی تسلیم کریں تو پھر کسی طرح تبدیل و تحریف کے الزامات سے امن نہ ہوگا انتہی محصلاً۔

به فقسم یرودونه بالمعنی وجعل کله مایروی باللفظ یشق او بالمعنی لم تؤمن التبدیل والتحریف۔

یہہ سند قرآن کے قول جبرئیل یا قول پیغمبر ہونے کی مقدمہ ہے اور چونکہ سیوطی نے بعض اجزائے قرآن کے نزول کو بالمعنی تسلیم کیا ہے اور نزول بالمعنی میں اندیشہ تبدیل و تحریف بھی قبول کیا ہے اسلئے بعض اجزائے قرآن پر احتمال تحریف بھی ثابت ہے پھر اسی اتقان کے صفحہ ۴۴ مین ہے۔

اور بعض نے کہا کہ قرآن کا نزول جو پیغمبر پر ہوا اُس مین تین قول ہین پہلا یہ ہے کہ جبرئیل نے لفظ و معانی دونون لوح محفوظ سے یاد کیے اور لے کر آئے اور بعض نے یہ کہا کہ لوح محفوظ مین قرآن کا ہر حرف کوہ قاف کے برابر ہے جسکے تحت مین معانی بہ کثرت جنکا علم بجز خدا کے اور کسی کو نہین دوسرا قول یہہ ہے کہ جبرئیل نے معانی کی تعلیم آنحضرت کو دی اور آنحضرت نے اپنی عربی زبان مین اُنکا مطلب ادا کیا (جنکا یہ دوسرا قول ہے) وہ لوگ قول خدا نزل به الروح الامین علی قلبک سے استدلال کرتے ہین یعنے خدا نے فرمایا اے محمد تمہارے دل پر

وقال غیرہ فی المنزل علی النبی ثلثة اقوال احدها انه اللفظ والمعنی وان جبرئیل حفظ القرآن من اللوح المحفوظ ونزل به وذکر بعضهم ان احرف القرآن فی اللوح المحفوظ کل حرف منها بقدر جبل قاف وان تحت کل حرف منها معانی لا یحیط بها الا الله والثانی ان جبریل انما نزل بالمعانی و عبر عنها بلفظ العرب وتمسك قال هذا بظاهر قوله تعالی نزل به الروح الامین علی قلبك والثالث ان جبرئیل

جسنے جبرئیل کے ساتھ تیرے قلب پر
تیسرا قول یہ ہی کہ جبرئیل پر معانی کا القا
ہوا اور اُنھون نے اُن معانی کو عربی
الفاظ سے تعبیر کیا اور اہل سماء اسیطرح
لغت عرب مین پڑھتے تھے اسی طرح
جبرئیل نے نازل کیا انتہی محصلاً۔

اليه المعنى وانه عبر بهذه
الالفاظ بلغة العرب وان اهل
السماء يقرؤنه بالعربية
ثم انه نزل به كذلك
وبعد كذلك۔

دیکھیے قول دوم سے قرآن قول پیغمبر معلوم ہوتا ہی اور قول سوم سے قول جبرئیل
یا اقوال فرشتگان پس اگر کوئی مسلمان علما معتبر کے ایسے اقوال دیکھ کر قرآن کو
قول پیغمبر یا قول جبرئیل بتاوے تو کیا آپ اُسکو ناقص الایمان یا کافر کہہ نکلے معاذ اللہ۔
ناقص الایمان وہ ہین جو اسلامی باتون کی سند یہود و نصاریٰ سے لیتے ہین
یا اراکین اسلام کے خلاف مین عیسائیون کی حمایت کرتے ہین پس ایسے جاہلون
کو یہ باتین کیونکر معلوم ہو سکتی ہین کہ کلام خدا بے صوت و حروف ہوتا ہی اور کبھی
منظم بالفاظ و معانی۔ اور اُس مین قدرت ایسی ہے کہ جہان چاہتا ہی سخن
پیدا کر دیتا ہی جیسے سعدی نے فرمایا ہے ع سخن پر زبان آفرین۔ اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پیش نظر ہے کہ حضرت موسیٰ کو ایک جھاڑی پر
رب العزت نے تجلی دکھائی تو اُسپر اپنا کلام ظاہر کیا اور اُس جھاڑی سے آواز
پیدا ہوئی۔

یعنے اے موسیٰ تم دونون جوتیان اُتار ڈالو
بیشک تم وادی پاک مقدس مین ہو۔

فاخلع نعليك انك بالواد
المقدس طوى۔

پس ظاہر ہے کہ جھاڑی مین یہ قابلیت کہان جو کلام کر سکے پس وہ کلام کلام
رب العزۃ تھا اور اسی پر ہمارا یقین ہی کہ خدا جہان چاہتا ہو سخن پیدا کر دیتا ہو
خواہ شجر ہو یا حجر۔ زبان جبرئیل ہو یا زبان پیغمبر وہ سب کلام صفاتی ہوتا ہے
بالغرض کلام بھی اور مخلوق کی طرح مخلوق ہو [illegible]

ارشاد منیر خلفا پر اعتراض تاریخ سے تعلق رکھتا ہو گو شیعہ کا اعتراض ہو
مگر مین آپ کے خیالات سے واقف ہون اور جو آپکا حملہ ہے وہ مفصل نہین
تو اجمالی طور پر مین جانتا ہون - اور یہہ بھی کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ صحابہ کے
برا کہنے والے کافر ہین انتہی بلفظہ -

معروضہ مستفیر جی نہین خلفاء ثلاثہ پر اعتراضات قرآن - تفاسیر
اصول تفاسیر - حدیث - اصول حدیث - فقہ - اصول فقہ - رجال - سیر
تاریخ - ان سب سے تعلقات رکھتے ہین صرف تاریخ پر منحصر نہین اور علی التنزل
اگر تاریخ سے بھی تعلق رکھتا ہے تو کیا جناب والا کے نزدیک جملہ کتب تواریخ
نامعتبر ہین - اگر ایسا خیال ہے تو جناب والا کا جنگ نامہ صحابہ مہمل اور محنت
دماغ سوزی برباد - اسکے علاوہ بعض تاریخی واقعات کتب آسمانی کے لغو ماننے
پڑینگے اور بکثرت احادیث تاریخی کو ترک کرنا پڑے گا تفاسیر و احادیث کی صحت
نہو سکے گی - علم رجال یک قلم اُڑ جائیگا - روایت و درایت کا باب بند
ہو جائیگا غرض جناب والا کی بدولت اسلامی دنیا مین ہل چل پڑ جائے گی
خانہ آباد دولت زیادہ لیکن جناب والا نے اپنے چودہوین ارشاد مین
بعض کتب تواریخ کے نام اپنے ثبوت دعوے مین پیش کیے ہین جس سے کتب
تواریخ معتبر اور قابل اسناد پائے جاتے ہین اور اس فقرہ مین نامعتبر اور
یہہ تعارض ہی پس ایسے شخص کو معجون مقوی دماغ کی مداومت ضرور ہو -
گو جناب والا کو میرے خیالات سے اجمالی واقفیت تھی لیکن آج مین نے
تفصیلی واقفیت کرانے کی عزت حاصل کی ہے اور اپنی بساط کے موافق
کوشش کی ہے کہ جناب والا کے ذہن مین جو جاہلون کے سے خیالات ہین
کہ صحابہ کے برا کہنے والے کافر ہین ان کو نکالدون اللہ تعالٰے مجھے اس مقصد
عالی پر کامیاب فرمائے -

اول تو یہہ ہی غلط ہے کہ کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ آپ کے خانہ ساز صحابہ

برا کہنے والے کافر ہین ھذا بہتان عظیم علاوہ آیت بتائے کہ جس سے
آپ کا یہ دعوے ثابت ہو دوم اللہ جل شانہ نے آپ کے مصطلح صحابہ پر
لعنت فرمائی ہے اور پیغمبر خدا نے بھی اور شیخین نے بھی توانکی نسبت
آپکی کیا رائے ہے سوم سورہ حشر مین ہے لا یستوی اصحاب النار
واصحاب الجنة پس جبکہ دو صفت کے صحابہ قرآن سے ثابت ہین تو فرمایئے
کہ اصحاب نار کے برا کہنے والے کافر ہین یا اصحاب جنت کے برا کہنے والے۔
ترمذی جلد دوم مین ہے سباب المؤمن فسق وقتالہ کفر یعنی
آنحضرت نے فرمایا مومن کا برا کہنے والا فاسق اور قتل کرنے والا کافر ہے
اور اسی پر جمہور علمائے فریقین کا فتویٰ ہے اور فاسق بھی اس حیثیت سے
کہ اگر برا کہنے والا بجہت جہل ناحق و ناروا کسی مومن کو برا کہے تو فاسق ہے
اور جو منافق کہ بر بادی قرآن یا ایذائے عترت یا خرابی اسلام کے سبب سے
برا کہے تو وہ ناجی ہے۔
اصل حقیقت یہہ ہے کہ صحابہ انسان اور جدید الاسلام و جائز الخطا
تھے نہ معصوم تھے نہ محفوظ۔ اگر وہ جائز الخطا نہ تھے تو بتایا جائے کہ پیغمبر خدا
کے زمانہ مین حد د شرعیہ کس پر جاری ہوئین کیا جملہ سزائین کفار پر جاری
ہوئین۔۔ دیکھیے ایک صحابی نے اپنی ماں سے نکاح کیا تو آنحضرت نے
اُسکے قتل کا حکم دیا (معالم سورہ نساء ص ۲۱۷) حسان بن ثابت اور
حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی مسطح نے حضرت عائشہ پر بہتان زنا کیا تو
پیغمبر خدا نے اُن پر حد قذف جاری فرمائی (فتح الباری وغیرہ) حضرت
فاروق نے نشہ شراب مین عبد الرحمن بن عوف کا سر پھوڑا اور کفار قریش
کے مقتولان بدر پر نوحہ پڑھ پڑھ کر روئے تو پیغمبر خدا نے جوتیان ماریں
(مستطرف جلد دوم) اسی طرح بعض صحابہ کی اور بدا عمالیان اور بد
اخلاقیان بکثرت ہین مثلاً حضرت عتبہ بن حصین نے حضرت عائ۔

سرخ گال دیکھ کر آنحضرت سے درخواست کی کہ آپ میری جورو ام البنین سے جو اُنسے
بدرجہا زیادہ خوبصورت ہے تبادلہ فرما لیجیے (استیعاب ابن عبد البر صفحہ ۷۴۳۵)
یا حضرت طلحہ نے بدنیتی سے کہا کہ اگر پیغمبر خدا مرجائین تو مین عائشہ سے نکاح کرونگا
اُسپر یہہ آیت نازل ہوئی ماکان لکم ان تؤذوا رسول الله ولا تنکحوا
ازواجہ ابدا (معالم) یا ایک صحابی پیغمبر خدا کے فیصلہ پر راضی نہوئے تو اُسپر یہہ
آیت نازل ہوئی فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم
یعنے تیرے رب کی قسم اے محمدؐ وہ لوگ مؤمن نہین ہین جب تک تجھے اپنے جھگڑون
مین حاکم نہ مان لین یعنے آپکے فیصلہ پر مطمئن نہو جائین (تفاسیر کثیرہ سورہ نساء)
یا ام مہزول زنا پیشہ سے ایک صحابی نے نکاح کیا اس شرط پر کہ وہ اپنا معمولی
زنا بھی کرتی رہیگی (خلاصۃ التفاسیر جلد ۳) یا ابو الیسر صحابی نے ایک مجاہد
فی سبیل اللہ کی جورو کو عمدہ کھجورین دینے کے بہانہ سے گھر لیجا کر اُسکی عزت
برباد کی جسپر ان الحسنات یذھبن السیئات نازل ہوئی (ترمذی جلد ۲
کتاب تفسیر) یا ایک خوبصورت عورت مسجد نبوی مین نماز کے لیے آتی تھی د[illegible] بعض
صحابہ بحالت نماز رکوع مین اپنی بغلون کے نیچے سے جھانکتے تھے جسپر یہ آیت نازل
ہوئی ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین
(ترمذی جلد ۲ کتاب التفسیر) یا خوات بن جبیر صحابی بدری ایک گھی بیچنے والی
عورت ذات النحیین نامی جو قبیلہ تیم اللہ بن ثعلبہ سے تھی اُس سے دونون گھی
کی مشکین کھلوا کر دونون دونون ہاتھون مین دیدین جب اس ترکیب سے ذات النحیین
کے دونون ہاتھ تنگ ہو گئے تو خوات بدری اُسپر چڑھ بیٹھے اور وہ غریب گھی
بہ جانے کے خوف سے دبا تنہا ہاتھ جب تک چھوڑ نہ سکی (مقامات حریری
مقامہ صفحہ ۴۴) یا خالد بن ولید نے مالک بن نویرہ صحابی کی جورو لیلی بنت
سنان سے بغیر استبراء و عدہ نکاح کیا جسپر حضرت فاروق نے فرمایا تو نے ایک
مرد مسلمان کو مار ڈالا اور پھر اُسکی جورو پر چڑھ بیٹھا واللہ مین تجھے سنگسار کرونگا

(تاریخ کبیر طبری جزو خامس مطبوعہ جرمن صفحہ ۲ و کنز العمال وغیرہ) یا مغیرہ بن
شعبہ مہاجر نے اپنی امارت بصرہ میں بزمانہ فاروق ام جمیل بنت افقم زوجہ ثقفی
سے زنا کیا (تاریخ طبری - کنز العمال) یا معاویہ نے دمشق میں اپنی ایک زوجہ
کو ایک شخص سے زنا کرتے پایا لیکن نہ مرد اجنبی کی سرزنش کی نہ جورو کو تنبیہ کی
بلکہ اُس اجنبی کی خطا معاف کر کے رہا کر دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاویہ
نے نکاح استبضاع کی رسم جاہلیہ بعد قبول اسلام ادا کی جو بغرض نجابت اولاد
جورو کو غیر مرد سے جماع کی اجازت دیجاتی تھی (ازالۃ الاوراق حاشیہ مستطرفہ)
یا حضرت ذوالنورین نے بحالت نزاع یا بعد موت اپنی زوجہ بنت رسولؐ سے
جماع کیا (فتح الباری جلد اول صفحہ ۹۶) یا حضرت فاروق اپنی خلافت میں
بحالت صوم ایک باکرہ کنیز پر چڑھ بیٹھے اور پھر باہر نکل کر امرا اور دولت سے استفتا
کیا (کنز العمال باب ترجمہ المبیح والمفسد) یا حضرت فاروق بہ تمسخر و استہزاء
سورہ فاتحہ میں آخر کی آیت اس طرح تلاوت کیا کرتے تھے جسکے معنی یہ ہوئے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط
الذین انعمت علیہم الخ

چلا ہمکو سیدھا رستہ اُن آسانی نکل جانے
والوں کا جنپر تونے انعام کیا (کنز العمال صفحہ ۳۴۴)

یا بعض منافق صحابہ نے خیبر میں آنحضرت کو زہر دیا یا بعض صحابہ بمقام
عقبہ آنحضرت کے ہلاک کی نیت سے آئے یا بعض صحابہ نے آنحضرت کے
مرض موت میں اُنکو زہر دیا چنانچہ صحیحین میں ایک حدیث ہے جسکا قصہ
ضرورۃ مطلب یہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو دوا مجھے دیگئی ہے اُس میں
مجھے خیبر کے سے زہر کا مزا آتا ہے اور ویسی ہی تکلیف ہوتی ہے انتہی محصلاً۔
پھر آپنے منع بھی فرمایا کہ مجھے دوا نہ دینا لیکن بیہوش پاکر پھر آنحضرت کو
زہریلی دوا دیگئی چنانچہ مشارق الانوار حسن صنعانی باب الثالث صفحہ
۱۱۳ و نمبر حدیث ۲۰ میں بحوالہ بخاری حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ دوا پلائی
آنحضرت نے فرمایا ہے میرے گھر والوں سے کہ لا یبقی احد فی البیت

میں سے کوئی باقی نہ رہ جائے اُن سب کے حق میں دعا مانگی جائے مگر عباس	الا لله وانا انظر العباس فانه لم یشهد ثم ۔

کہ وہ اس وقت موجود نہ تھے انتہی مجملاً ۔

الغرض بعض صحابہ کی ایسی بد اعمالیان اور بد اخلاقیان بکثرت ہین جنکو کوئی شریف النفس سچا دیندار پسند نہین کر سکتا پس اگر کوئی مسلمان صحابہ یا کسی مومن کی ایسی بد اعمالیون سے ناراض ہوکر برا کہے تو کیا آپ اُسکو کافر کہد ینگے معاذ اللہ ہان عداوت پیغمبر سے کوئی کسی دنی مسلمان کو بھی برا کہے اس نیت سے کہ یہ شخص پیغمبر کے دین و ملت سے منسوب و اُسکا معتقد ہے پس اس نظر و نیت سے کسی صحابی یا غیر صحابی کا برا کہنے والا قطعی کافر ہے تو حاشا کسی اہل سنت نے اس نیت سے صحابہ مذکور کے معائب مذکور اپنے تالیفات و تصنیفات مین درج نہین کیے اور نہ شیعہ اس نظر و نیت سے معائب شیخین وغیرہ پیش کرتے ہین لہذا بد اعمال صحابہ و غیر صحابہ کے برا کہنے والے کافر تو کیا فاسق بھی نہین ہو سکتے ۔

چونکہ ہمارا مذہب اسکا مقتضی نہین کہ مذہب شیعہ کے محامد بیان کرین ورنہ اس موقع پر دکھا دیتے کہ جو فضائل و مدائح صحابہ رسول ؐ کے کتب شیعہ مین ہین وہ کتب اہل سنت مین نہین ۔

ارشاد منیر خلفا کا اصحاب بدر ہونا ثابت ہے اور اصحاب بدر سے رضا مندی خدا کی اور بخشش قرآن سے ثابت ہے تو جس بات کا مواخذہ خدا نہ کرے بندے مواخذہ کرنے والے کون اور اُسکا حاصل کیا ۔ گو قرآن شریف سے ثابت ہے مگر قرآن ہی کو غلط بتا دیا تو سب کچھ غلط ہے یعنی جو ثبوت ہم قرآن سے پیش کرین وہ صحیح نہین ہو سکتے اور جب قرآن شریف غلط ٹھیرا تو تمام کتابین جو اسکے موافق ہین سب غلط ہین اُنکا کوئی قابل اعتبار نہین ۔ کتابین شیعہ قرآن بموجب ونکے غلط ہین انتہی ملخصاً ۔

منیر و ضمیر مستنیر خلفاء ثلاثہ بیشک اصحاب بدر تھے لیکن جملہ اصحاب

بدر کے محامد قرآن مین ہوتے نیہہ قرآن پر بہتان ہے کیونکہ بہت سے اصحاب بدر شراب خوار و زانی حرام کار تھے اور حضرت ابوبکر کے نزدیک بعض بدری مرتد ہو گئے تھے جنکو زندہ آگ مین ڈالکر مار ڈالا گیا از انجملہ فجار اسلمی اصحاب بدر سے تھے جنکو اصحاب حاضر مدینہ کے سامنے قد حرق ابوبکر الفجاء بالنار بحضرت الصحابة (فتح الباری) آگ مین ڈالکر مارڈالا لیکن کسی صحابی نے حضرت ابوبکر سے یہہ دعوے نہین کیا کہ خدا اُن سے راضی ہو چکا ہے اور اور ان کی بخشش قرآن سے ثابت ہے آپ بندۂ مقبول خدا پر ایسے عذاب کرنے والے کون ہین اسی طرح حضرت قدامہ بن مظعون خلیفہ دوم کے سالے بدری احدی شراب خوار تھے جنکو حضرت فاروق نے اپنے زمانہ خلافت مین شراب خواری کی سزا دی تھی اُسوقت بھی کسی صحابی اور خود قدامہ نے اپنے بدری واحدی ہونے کا عذر نہین کیا اور جو کچھ عذر کیا گیا وہ حضرت فاروق نے قبول نہین کیا جو بذات خود بدریون کے فضائل اور انکی بخشش سے واقف ہونگے (ازالۃ الخفا مقصد دوم) لیکن یہ سب فضائل خلفاء اموبیہ و مروانیہ وعباسیہ کے زمانون مین تیار کیے گئے ہین اس سبب سے کل بدریون سے خدا کی رضامندی اور بخشش کا دعوے مہمل ہے۔

اب ہم حضرت فاروق بدری احدی خندقی وغیرہ کی شرابخواری و رمقتولان کفار پر نوحہ خوانی کی کیفیت لکھتے ہین ملاحظہ ہو۔

مستطرف جلد دوم مطبوعہ مصر مولفہ شیخ شہاب الدین الشبی کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے۔

جو تھا دان باب حرمت خمر اور اسکی مذمت اور بہی مین خدا نے شراب کے باب مین تین آیات نازل فرمائین پہلی آیت یسئلونک عن الخمر نازل	الباب الرابع والسبعون فی تحریم الخمر و ذمہا والنہی عنہا قد انزل اللہ تعالیٰ فی الخمر ثلاث آیات الاولیٰ قولہ تعالیٰ

يسئلونك عن الخمر والميسر قل فيهما اثم كبير ومنافع للناس الآية فكان من المسلمين من شارب ومن تارك الى ان شرب رجل فدخل في الصلوة فهجر فنزل قوله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تقربوا الصلوٰة وانتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون فشربها من شربها وتركها من تركها حتى شربها عمر رضى الله عنه فاخذ لحى بعير وشج به راس عبد الرحمان بن عوف ثم قعد ينوح على قتلى بدر بشعر الاسود بن يعفر يقول ؎

ہوئے یعنے اے محمدؐ تم سے لوگ شراب اور جوے کے باب میں پوچھتے ہیں تم کہو ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور آدمیوں کے لیے نفع۔ اس آیہ کے نزول کے بعد بعض صحابہ شراب پیتے رہے اور بعض نے توبہ کی۔ حتی کہ ایک صحابی نے شراب پی کر بحالت نماز ہذیان بکا تو پھر یہ حکم ہوا کہ اے ایمان والو تم لوگ نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جبکہ تم نشہ میں ہوتا وقتیکہ تم یہ نہ جان لو کہ ہم نے کیا کہا تھا اس حکم پر بھی بعض صحابہ پیتے رہے اور بعض نے ترک کی حتی کہ حضرت عمر فاروق نے شراب پی اور اونٹ کے گلے کے ہڈی سے حضرت عبد الرحمن بن عوف کا سر پھوڑا پھر اسکے بعد کفار قریش کے مقتولان بدر پر اسود ابن یعفر منافق صحابی کے نوحے کے اشعار پڑھ پڑھ کر رونیلگے جنکا حاصل یہ ہے

۱۔ کہتے ہیں قلیب بدر میں جو کنویں ہیں تباہ ہوئے

؎ وکاین بالقليب قليب بدر

من الفيتان والعرب الكرام

ايوعدنی ابن کبشة ان سنحيا

وكيف حياة اصداء وهام

کنواں یوں عزت دار جوانان عرب ۔

۲۔ ابن کبشہ یعنے محمدؐ ہمکو کیا ڈراتا ہے کہ دو بارہ زندہ کئے جائینگے ۔

؎ کفار و منافقین پیغمبر خدا کو ابن کبشہ کہتے تھے اس تسمیہ کی یہ وجہ تھی کہ آنحضرت کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف تھیں اور وہ منسوب تھیں بقبیلہ حاطہ خیبر بیہم طامطم

بھلا جب آدمی الو ہو گیا تو پھر زندہ ہونا کیسا۔ (یہہ کفار کا عقیدہ تھا کہ بعد موت انسان الو ہو جاتا ہے ۳۔ کیا تو اس سے عاجز ہے کہ ہماری موت کو روکے اور اسپر قادر ہے کہ جب ہڈیان گل جائین تو زندہ کرے (یہہ انکا عقیدہ ہے) ۴۔ کوئی ایسا ہے جو خدا کو ہمارا پیام یعنے پہنچائے کہ ہم ماہ صیام کا روزہ ترک کرتے ہین (یہہ وجہ خدا سے انکار ہے) ۵۔ کہدے خدا سے کہ وہ ہماری شراب روکدے اور کہدے خدا سے کہ وہ ہمارا کھانا بند کردے۔

العجزان یرد الموت عنی
وینشرنی اذا بلیت عظامی
الا من مبلغ الرحمن عنی
بانی تارک شہر الصیام
فقل للہ یمنعنی شرابی
وقل اللہ یمنعنی طعامی

پس حضرت فاروق کی اس کارستانی کی خبر پیغمبر خدا کو ہوئی اور آنحضرت حجرۂ مبارک سے اسطرح برآمد ہوئے کہ ردائے مبارک لٹکتی جاتی تھی اور آپ اسکو کھینچتے جاتے تھے پس آنحضرت نے آلۂ اعتدا یا (جو آپکے ہاتھ مین تھا) اور اس سے حضرت فاروق

فبلغ ذالک رسول اللہ فخرج مغضبا یجر رداءہ حتی انتہی الیہ فرفع شیئا کان فی یدہ فضربہ فقال اعوذ باللہ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴) وہب کی مان عمرہ بنت وجید بن غالب تھین اور حضرت وجد کی کنیت ابو کبشہ تھی اور وہ بت پرستی کے مخالف تھی چونکہ آنحضرت بھی بت پرستی کے مخالف اس وجہ سے منافق آنحضرت کو بھی ابن کبشہ کہتے تھے چنانچہ جب ولید بن مغیرہ یعنے خالد سیف اللہ کا باپ مرنے لگا تو بہت رویا جب ابو جہل اس کا ہم پیشہ آیا تو اس نے بیقراری سے رونے کا سبب پوچھا ولید نے کہا کہ مین موت کے غم سے نہین روتا بلکہ اس لیے روتا ہون کہ اب ابن کبشہ کا دین ترقی کریگا۔

سلہ رسوم جاہلیت مؤلفہ مولوی نجم الدین سیوہاروی کے صفحہ ۱۳ مین یہ اشعار توجہ دوسرے الفاظ سے درج ہین دوم اس مین مصنف نوحہ کا نام شداد بن اسود بن عبد شمس بن مالک یعنے اسود ابن یعفر ہین۔

کو مار احضرت فاروق نے کہا کہ مین خدا سے پناہ مانگتا ہون انتہی محصلاً۔

غور فرمایئے کیا خدا ایسے میخوار بدرین سے خوش ہوا جو مقتولان کفار پر نزم نوحہ خوانی کرین۔ اور ورثا مقتولین کو جوش دلائین پیغمبر خدا کی توہین کرین۔ قبر و حشر و نشر سے انکار کرین جو اصل الاصول اسلام ہی اور اُسکا منکر باتفاق جمہور اسلام کافر ہے اور خدا تعالیٰ نے سورۂ مجادلہ مین فرمایا ہے۔

لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا ابائہم او ابنائہم او اخوانہم او عشیرتہم الخ	یعنے اے رسول تم اُس قوم کو ہرگز ایماندار نہ پاؤگے جو دشمنان خدا سے دوستی رکھتے ہین اگرچہ وہ اُن کے باپ بیٹے بھائی اور رشتہ دار ہی کیون نہو انتہی محصلاً۔

اس آیت کی بنیاد پر حضرت فاروق کی بہت کچھ تنقیص ہو سکتی تھی لیکن تفضیح صحابہ ہمارا مذہب نہین اس سبب سے اس جلسہ شراب کے گیارہ حضرات بدری و مہاجر وغیرہ کا ذکر نہین کرسکتے ورنہ دکھا دیتے کہ بڑے بڑے حضرت بھی اس جلسہ مین ہوتے اور یہ بھی ثابت کرتے کہ حضرت فاروق سے نہ سفر نہ حج مین ترک ہوئی نہ مرتے دم تک رصحیح نسائی۔

اس مقام پر دو باتین یاد رکھنے کے قابل ہین اول یہ کہ باستثنا جناب امیر جسقدر مبشرہ بجنات بنائے گئے ہین وہ سب خلفاء ثلاثہ کے عزیز قریب اور بعض جدی رشتہ دار ہین جناب امیر کو بنظر فریب خلائق مداحون نے احادیث موضوع کر کے شریک کرلیا ہی جیساکہ بخاری حدیث سعد بن ابی وقاص سے ظاہر ہی اور کچھ حصہ دوم الامامۃ مولفہ احقر سے واضح ہوگا جو اسی غرض سے پیش کیا گیا ہے دوم حضرت فاروق کے زمانہ رسالت مین اسیقدر عزت تھی کہ باوجود دسترس ہونیکے خطا پر عصا یا جوتے سے جھپیا دیے جاتے تھے لیکن خلافت نے چار چاند لگا دیے پس اُسی زمانہ سے اُنکے خاندان شروع ہوئے اور دولت کی لالچ اور حکومت کے دباؤ سے لاکھون مداح رنج کے نقارچی پیدا ہوگئے۔ اور معاویہ نے جناب امیر کی عداوت کے سبب

فضائل موضوعہ جناب کے مدارس جاری کر دیے اور جون جون زمانہ گذرتا گیا اور
دنیا طلب قابو چی اُن اکاذیب کو رونق دینے لگے اور چند صدیون کے بعد بعض اہل علم
و مومن بھی اُن اکاذیب کا سلسلہ روایت سابقہ دیکھ کر دھوکہ مین آگئے اور یہ
سلسلہ ہم تک پہنچا۔ سہ صرفت العمر فی لہو و لعب ٭ فاہا ثم آہا ثم آہا۔

ارشاد منیر اب ثبوت دیا جائے کہ فلان شخص نے اُنکو بھاگتے دیکھا اور یہ بھی
بتایا جائے کہ اُس جنگ مین نتیجہ شکست ہوا یا فتح۔ اگر شکست ہوئی تو کون کون
صاحب لڑتے رہے اور اُنھون نے کیون شکست کھائی۔ خصوصاً حضرت علیؑ
جنھون نے تن تنہا خیبر فتح کیا اُس مین اُنھون نے کیا کیا رنمایان کیا بتایا جائے۔
تاریخ سے ثابت ہی کہ جو لوگ جم کر لڑے وہ شہید ہوئے۔ جو بچ گئے وہ ہنگر بچے اگر نہ
ہٹے نہ بھاگے تو فاتح لوگون نے اُنھین کسطرح چھوڑ دیا۔ یہہ بتایا جائے خود بھاگ کر
بچے یا مخالفین کو بھگا کر اور پیغمبر خدا اُسوقت کہان تھے اور حضرت علیؑ کہان تھے
انتہی بلفظہ۔

معروضہ مستنیر مقاصد حیرت اسی غرض سے ذکر کیا گیا ہی کہ عریضہ مین طول نہو
پس اُسکا صفحہ ۱۰۱۔ ملاحظہ فرما لیجیے کہ جناب ابوبکر احد مین بھاگے اور وہ خود
فرماتے ہین کہ واپس آنے والون مین نمبر اول تھا (تاریخ الخلفا سیوطی) چونکہ ہم
لوگ انکو صدیق اکبر جانتے ہین اور بعض احادیث سے بھی پایا جاتا ہے کہ پیغمبر خدا نے
بھی جناب ممدوح کو خطاب صدیق سے مخاطب فرمایا چنانچہ ازالۃ الخفا مقصد
دوم صفحہ ۲۲ مین ہے آنحضرت نے فرمایا۔

تیری مان تجھے روئے اے صدیق تم مین	ثکلت امک یا صدیق الشرک
شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ چھپا ہوا	فیکم اخفی من دبیب النمل۔

پس جبکہ حضرت صدیق اکبر اپنی فراری خود ظاہر فرماتے ہین تو ہمکو اُنکی صداقت
کے لیے دوسری شہادت طلب کرنی سوء ظنی ہو۔
اسیطرح حضرت فاروق کی نسبت جعل اللہ الحق علی لسان عمر کا

عقیدہ ہی اُنھون نے بھی خود ہی فرمایا ہی کہ مین شکست احد پر بھاگا اور پہاڑ پر چڑھ
گیا تو اُسپر پہاڑی بکری کی طرح اچکتا تھا (بخاری) اور حضرت قتادہ انصاری
حضرت فاروق کی فراری کے گواہ ہین اور خیبر و تبوک و حنین سے بھاگنے
کے سیکڑون گواہ ہین (فتح الباری) اور وادی الرمل سے بھاگنے کے گواہ
علاوہ سیکڑون کے حضرت عمرو عاص ہین (حبیب السیر) پس جناب والا کی منصف
مزاجی سے اُمید ہے کہ انھی چند اسناد پر فیصلہ فرماینگے اور حضرت عثمان غنی کی
فراری اظہر من الشمس ہے (ترمذی) جسکا اقرار بہت سے علما نے بھی کیا ہے
اور باقی احباب ثلاثہ قتل مین الامۃ سیف اللہ۔ طلحہ۔ زبیر وغیرہم کا بھاگنا
یہہ سب کتب تفاسیر و احادیث و تواریخ وغیرہ سے ثابت ہے لیکن تسکین
خاطر شریف کے لیے فراری شیخین کی ایک سند اور بھی لکھے دیتا ہون ملاحظہ ہو
تفسیر کبیر جلد ثالث صفحہ ۳۰ تحت آیہ و شاورھم فی الامر مین فخر رازی
نے لکھا ہے۔

پانچوان مسئلہ یہ ہے جو واحدی نے وسیط
مین عمرو بن دینار سے اور اُنھون نے
ابن عباس سے روایت کی ہے ابن
عباس نے کہا کہ آیت وشاورھم
فی الامر سے پیغمبر خدا کو مشورہ کرنیکا
حکم جو ہوا تھا وہ مخصوص ابوبکر وعمر
سے تھا (فخر رازی) فرماتے ہین کہ میرے
نزدیک یہہ بات عجیب ہے کیونکہ خدا
نے مشورہ کا حکم اُن لوگون سے دیا تھا
جنکو توبہ و استغفار کا حکم دیا تھا اور
وہ فراریون سے تھے بیشک عمر

المسئلۃ الخامسۃ روی الواحدی
فی الوسیط عن عمرو بن دینار
وعن ابن عباس انہ قال
الذی امر النبی بمشاورتہ فی
ھذہ الآیۃ ابوبکر وعمر و
عندی فیہ اشکال لان الذی
امر اللہ رسولہ بمشاورتہم
فی ھذہ الآیۃ ھو الذین امرہ
بان یعفوا عنہم ویستغفر لہم
وھو المنہزمین (ھب) ان
عمر کان من المنہزمین فتکلف

فاروق تو فراریون سے تھے تو وہ تو آیہ	تحت الآیۃ الا ان ابا بکر ما کان
مذکور کے تحت مین داخل ہوگئے مگر ابو بکر	منھم فکیف یدخل تحت ھذہ
وہ فراری نہ تھے وہ کیونکر اس آیت کے	الآیہ ۔

تحت مین داخل ہونگے انتہی محصلاً ۔

دیکھیے اسلام مین جو فسادپڑے وہ ایسی ہی صورتون سے کہ ابن عباس جو ہمعصر شیخین ہین وہ تو فرماتے ہین کہ مشورہ کرنیکا حکم مخصوص ابو بکر و عمر سے تھا اور جن سے مشورہ کا حکم تھا وہ فراریان جہاد تھے اور انہی کو توبہ و استغفار کرنیکا حکم ہوا تھا اور فخر رازی جو غالباً چھٹی صدی مین گزرے وہ فرار ابو بکر کو تسلیم نہین کرتے ان ھذا الشی عجاب ۔

جنگ احد کی شکست پر حضرات شیخین نے صرف یہہ ہی نہین کیا کہ برا وقت پڑتے ہی جان بچا کر بھاگ گئی ہون جی نہین بھاگتے بھاگتے ایک بہت بڑی اسلامی مدد کرتے گئے تھے کہ جس سے تمام مسلمانون اور پیغمبر خدا کا خاتمہ اسی روز ہو جاتا تو تعجب نہ تھا ۔ وہ کام یہ تھا کہ اپنے ہم مذاق دوستون کو بھاگتے بھاگتے یہ سبق دیتے گئے تھے قتل محمد فارجعوا الی ادیانکم چنانچہ مسند امام احمد حنبل مین ہے

(راوی کہتا ہے) کہ جناب علیؑ نے عمر کو	لما قال علی لعمر الست المنادی
کیا یہ طعنہ نہین دیا تھا (تم وہی ہو نا کہ)	قتل محمد فارجعوا الی دیانکم
تم نے شکست احد پر یہ منادی کی تھی کہ محمدؐ	فقال عمر انما قالہا ابو بکر
مارے گئے پس اب تم اپنے دین آبائی کیطرف	ثم نزلت ان الذین تولوا
پلٹ جاؤ پس عمر نے کہا بلکہ ابو بکر نے	منکم یوم التقی الجمعان انما
یہ منادی کی تھی پھر یہ آیت نازل ہوئی	استزلھم الشیطان ۔

کہ جن لوگون نے پشت پھیری تھی تم مین سے جس دن کہ دو جماعتین ملی تھین بیشک انکو شیطان نے بہکایا تھا انتہی محصلاً ۔

پس اب فخر رازی یا انکے ہم مذہب فرمائین کہ دو جماعتون کے بہکانے والے

بڑے حضرت تھے یا چھوٹے حضرت اور قتل محمد فارجعوا الی ادیانکم کی ندا
دینے والے کون صاحب تھے۔

اب رہے اُن رمزو کنایون کے جوابات خصوصا حضرت علیؑ جنھون نے تنہا خیبر فتح
کیا۔ جو جم کر لڑے وہ شہید ہوئے۔ خود بھاگ کر بچے۔ پیغمبر خداؐ کہان تھے اور حضرت
علیؑ کہان تھے وغیرہ وغیرہ تو یہ فضولات مجانین کے ہفوات ہین۔ ان رنج آمیز
کتابون کے جوابات مقصود مناظرہ کو غارت کرنے والے ہین ان سے معاف فرمایا
جائے اور جناب امیر علیہ السلام کا خیبر فتح کرنا مالک خیبر مرحب پہلوان کو قتل کرنا
درخیبر اکھیڑنا یہ باتین علماء فریقین کے نزدیک صحیح ہین آپ صرف مدارج النبوۃ
شیخ عبد الحق محدث دہلوی ملاحظہ فرمایئے۔

ارشاد منیر اسلام کو روپے اور ہتھیار کی ضرورت تھی آسانی (یہ لفظ میری
سمجھ مین نہین آیا) کی ضرورت تھی یہ سب ہو رہا تفصیل تاریخ وغیرہ مین مرقوم ہین
سب کچھ کیا گیا جب تو اسلام آجتک رہا اور تا قیامت رہیگا جسقدر اعتراضات
آپکے ہین وہ تاریخ سے دیکھئے مجھے تفصیل لکھنے کی ضرورت نہین نہ خط مین لکھنا
ممکن ہے نہ مجھے اس مہملات مین اپنا وقت ضایع کرنا پسند جو کچھ ہر ایک کی خلافت
مین ہوا وہ آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور ظاہر ہے کہ کس کس وقت مین
اسلام کی قوت کیسی کیسی ہوئی اور کس کس نے کیسے ملک فتح کیے دیکھئے۔ طبری
مغازی۔ فتوح الشام والمصر۔ تاریخ الخلفاء۔ سیرۃ الفاروق۔ الفاروق۔ کتاب
حالات خلیفہ اول۔ روضۃ الصفا۔ حملۂ حیدری۔ آیات بینات۔ تحفہ اثنا عشری انتہی بلفظہ

معروضہ مستنیر بیشک ابتداء مین اسلام کو روپیہ و ہتھیار کی ضرورت
تھی تو یہ محتاج خاندانی مفلس خود پیغمبر خدا کے در کی گدائی کرکے اپنا پیٹ پالتے
تھے یہ کیا روپیے سے مدد کر سکتے چنانچہ تذکرۃ الانساب کے صفحہ ۱۲ مین مولوی
شفیع احمد صاحب منبع الانساب سے یہ عبارت نقل فرمائی ہے مہاجرین وہ
لوگ ہین کہ ہمراہی پیغمبر ہجرت کرکے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ گئے تھے اُن ہی مہاجرین کو

اصحاب صفہ کہتے ہین یہ لوگ فقراء و مساکین سے تھے شرافت انکی چندان معتبر نہین انتہی بلفظہٖ۔

الامامتہ مولفہ احقر کا حصہ دوم ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت ابوبکر بروئے حدیث عائشہ مندرجہ بخاری بھیڑ بکری چراتے چراتے پارچہ ہو گئے تھے اور پارچہ فروشی بھی ایسی بڑہ کی نہ تھی وہ بھی دنئے مالکیت کی تھی یعنے بازو پر چادرین ڈالکر یا سر پر گٹھر رکھکر گلیون مین پھیرے کرتے تھے اسی حالت کے سبب اپنے کوتاہ نظر تنگدل تھے کہ پیغمبر جیسے داماد سے دو سو درہم کے اونٹ کی قیمت نو سو وصول کی تھی (مدارج النبوۃ) اسماء اپنی بڑی بیٹی کی شادی کرنی نصیب نہوئی آخر اسی غریب نے دو چادرون پر زبیر بن العوام سے متعہ کر لیا (تاریخ کامل) جسکا پیشہ خیاطی اور بعض کے نزدیک قصائی کا تھا (حیوٰۃ الحیوان دمیری) اور وہ قریشی بھی نہ تھا۔ اسیطرح حضرت عائشہ کو ایک تانبے کا تار دیا تھا۔

حضرت فاروق اور انکے باپ لکڑیان پہاڑون پر سے لاکر بیچتے تھے تو روٹی میسر آتی تھی (ازالۃ الخفا) پھر اونٹ چرانے لگے (بخاری) پھر گدھے بیچنے لگے (نہایت المطالب) پھر حضرت خالد سیف اللہ کے باپ ولید بن مغیرہ لوہار کے ہان حالی چوکیداری پر نوکر ہوکر ملک شام مین گئے (شرح نہج البلاغہ) پھر دو قوم و قبائل کے لڑانے مین اور ملانے مین کمال پیدا کیا جہان سے انکو فاروق کا خطاب ملا (روضتہ الصفا) پھر دلالی کرنے لگے (صراح) وہ بھی کہان مدینہ مین ہجرت کے بعد۔ پس دلالی مین بسر کرتے تھے اور غنیمت کا مال جمع کرتے تھے۔

حضرت عثمان خاندانی مفلس۔ انکی حقیقی بہن آمنہ بنت عفان مشاطہ گری کرتی تھین اور انکے بہنوئی حکم بن کیسان بنی مخزوم کے غلام تھے اور حجامی سے بسر کرتے تھے (اصابہ جلد اول صفحہ ۲۱۷) اور انکے باپ مخنث تھے دف بجاکر بسر کرتے تھے (شرح نہج البلاغہ) پھر ترقی کرکے پارچہ فروشی کرنے لگے اور جب غنیمت حلال ہو گئی تو مال جمع کرکرکے غنی ہو گئے ان تینون صاحبون اور انکے جگری دوستون کی

ثروت وحیثیت کا فوٹو الامامت کے حصہ دوم مین کھینچ دیا ہو اُس مین دیکھ لیجیے ان ہی حضرات کے مفلس گروہ نے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا سارا مال ہضم کیا اور بعد رسول خدا انھین علیین مکان کی بیٹی جگر گوشۂ رسول سے محرامی کی یعنے میراث پیغمبر ندی جو سات قسم کی تھی بنی نضیر کے سات باغ جو ایک یہودی کی وصیت سے آنحضرت کے قبضہ مین آئے تھے جبکہ وہ احد کے دن مسلمان ہوا تھا۔ مال بنی نضیر جب کہ صلہ بدعہدی مین وہ جلاوطن کئے گئے نصف آمدنی فدک کی جو بعد فتح خیبر بہ صلح ٹھری تھی وادی القرے کے محاصل کی تہائی خیبر کے دو قلعے وطیح - سلالم جو صلح سے قبضہ مین آئے تھے خمس خیبر (المعلم ترجمہ صحیح مسلم بروایت قاضی عیاض صفحہ ۱۸۷۰) پس جبکہ خلفار کا افلاس اہل سنت کی کتب کثیرہ سے ثابت ہو تو پھر یہ کس بنیاد پر دعوی ہے کہ ان لوگون نے پیغمبر خدا کی روپیہ سے بھی مدد کی۔

ہتھیار کی مدد کے وقت تو یہ سب سے پہلے جان بچا کر گریز کرتے تھے جیسا کہ مقاصد حیرت اور الامامت سے ظاہر ہو اور کچھ وضاحت اسکی معروضہ ۱۲ مین گزر چکی ہو۔

جناب نے اپنے گیارہوین ارشاد مین تواریخ کو نامعتبر قرار دیا ہو اور اس ارشاد مین حوالہ جات تاریخی سے ثبوت دعوی فرمارہے ہین - حیرت ہو کہ چند سطور کے خط مین یہہ ذھول ہے تو چند ورق اگر تحریر فرمائین تو نہین معلوم کہ کیسی فاش غلطیان واقع ہونگی۔

خلفاء ثلاثہ نے جیسے کچھ روپیہ اور ہتھیار سے اسلام کی مدد کی وہ بالتفصیل مختلف تواریخ مین مرقوم ہو لیکن اُن ہی تواریخ مین فضائل کے ساتھ رذائل بھی درج ہین اُنکو آپ قبول نہین فرماتے حالانکہ جسقدر تواریخ قدیم ہین وہ سب اہلسنت ہی کے مؤلفہ ہین اور اسیطرح صحاح وغیرہ مگر ان سب مین تقبیح و تفضیح خلفاء ثلاثہ موجود ہے مگر آپ فضائل کی عبارت کو معتبر اور رذایل کی عبارت کو نامعتبر بتاتے ہین گویا ایک یا مہ دو ہوا کے مثل آپ کے ہی مذہب پر صادق آتی ہو۔

اعمال خلفاء ثلاثہ کو جناب والا جو بقاے اسلام کا سبب سمجھے ہوئے ہین جس پر یہ دعویٰ ہے کہ سب کچھ کیا گیا جب تو اسلام رہا اور رہیگا قیامت رہیگا - تو اس دعوے کے منجملہ روپیہ اور ہتیار کی معاونت تو آپ ملاحظہ فرما چکے کہ ان مفلس اور ڈرپوک لوگون سے ہو سکی اور باقی مومنین جو ان حضرات نے بانی اسلام اور انکی عترت کے ساتھ کی ہین یعنے اکثر مقامات پر پیغمبرؐ خدا کی نافرمانیان گستاخیان وغیرہ اور عترت کی غصب میراث و جاگیرات - گرفتاری جناب علیؑ اور ارادۂ قتل علیؑ اور احراق بیت فاطمہ اور ضرب بطن سیدہ وغیرہ اگر انکو مین لکھون تو جناب والا مجھے قطعی رافضی جانینگے اس سبب سے مین ان مصائب کا ذکر زبان پر نہین لاتا لیکن ان حضرات کی اور مومنین جو وہ بھی آفتاب سے زیادہ روشن ہین انمین سے کچھ بیان کرتا ہون ملاحظہ ہون

اعانت اسلام حضرت ابوبکرؓ

بیعت خلافت اولی کے دسوین روز لاکھون مسلمان بددل ہوگئے اس بات پر کہ ہم کسی شریف قوم کے آدمی سے بیعت کرینگے یا رسولؐ خدا کے کسی رشتہ دار سے پس اسپر ایک غضب کا ہنگامہ برپا ہوا بارہ چودہ قبائل عرب سے مختلف مقامات جنگین ہوئین -

جن مین سے ایک مقام پر جنگ بنو حنیفہ مین مدینہ کے رہنے والے مہاجر و انصار سے ۳۶۰ مارے گئے اور غیر مدینہ کے مہاجرین سے تین سو انتی محصلاً -

وقد قتل من المهاجرين والانصار من المدينة ثلثمائة وستون ومن المهاجرين من غير المدينة ثلثمائة (از تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد ۵ صفحہ)

پھر اسی کتاب مین ہے کہ جنگ بنو حنیفہ کے مقام عقربا مین سات ہزار اور پکڑ دھکڑ مین سات ہزار جملہ اکیس ہزار مسلمان مارے گئے اور بنو حنیفہ و دلیرہ کی طرف سے جو مسلمان مارے گئے انکا شمار خدا ہی کو معلوم ہے حالانکہ قرآن مین

یعنے مشرکین اگر امان مانگین تو امان دو ورنہ یہ کہ مسلمانون ہی کو قتل کر دو۔ | وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ الخ۔

مشہور تو یہ ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت مین مسلمانون مین بہت خونریزی ہوئی اور تواریخ معتبرہ مین دیکھو تو جسقدر حضرت ابو بکر نے اپنی خلافت کی وسعت و استحکام کے لیے مسلمانون کی جانین تلف کین اوتنی حضرت امیر کی جنگ جمل و صفین و نہروان مین ضائع نہین ہوئین حضرت امیر جنگین بموجب حدیث مشہورہ تاویل قرآن پر نہین اور حضرت ابو بکر کی جنگین دنیا کیواسطے۔

ان حق اور ناحق کی جنگون مین بین فرق یہہ بھی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی جنگون مین آپ کہین نہ پائینگے کہ بحکم جناب امیر کسی فاتح مسلمان نے کسی مغلوب و مقہور کو لوٹا ہو یا اوسکا گھر ضبط کیا ہو یا کسی مغلوب کی میت یا اسیر کو جلا کر مار ڈالا ہو یا کنوئین مین ڈبویا ہو یا پہاڑ سے لڑھکایا ہو یا مثلہ کیا ہو لیکن حضرت ابو بکر کے زمانہ مین ایسا عمل ورایسے احکام اپنے محاربین کے لیے آپ کتب معتبرہ تواریخ مین پائینگے جیسے کہ مقاصد حیرت اور الامامۃ مین بحوالہ کتب درج ہین حالانکہ پیغمبر خدا کا حکم تھا کہ زخمیون کو اور اسیرون کو قتل نہ کیا جائے فراریون کا تعاقب نکیا جائے (زاد المعاد ابن القیم جلد ۲ صفحہ ۲۰۰) ہان حضرت ابو بکر کی جنگون کا نتیجہ البتہ بخیر ہوا یعنے جسقدر مسلمانون کی جانین ضائع ہوئین اوسکے قریب قریب تہائے صدیقی سے تابعی پیدا ہو گئے یعنے جن مسلمانون پر افواج صدیق نے فتح پائی اونکا مال و اولاد و لونڈی غلام اور اونکے ازواج و بنات سب پر قبضہ و تصرف کیا جس سے بکثرت ولد الزنا تابعی پیدا ہو گئے (ملل و نحل شہرستانی و روضۃ الاحباب وغیرہ) اور جناب امیر کے فاتح لشکر اس قسم کی غنیمت ورا اولاد سے محروم رہے۔

ان جنگون کے خاتمے کے بعد مثنی بن حارث شیبانی جو بجہت قحط عراق کیطرف جا کر لوٹ مار اور قزاقی و رہزنی کر رہا تھا جسکے سبب خلق اللہ پریشان تھی حضرت ابو بکر نے خالد بن ولید کو اوسکی مدد کے واسطے مع فوج و خزانہ بھیجا جن جنگون مین ہزارہا

مسلمان دولت کی لالچ مین مارے گئے اور ہزارون جوان عورتین بے شوہری
کے سبب زنا مین مبتلا ہوئین اور یہ جنگین قرآن کے بالکل خلاف تھین جیسا کہ
الامامۃ کے بیان صفات عصمت اجماعی سے واضح ہوگا افسوس ہو کہ اہل سنت
اسقدر خون ناحق اور اتلاف و اہلاک خلق اللہ کو اسلام پھیلانا سمجھے ہوے
ہین جس کے سبب اسلام پر بہت بدنما دھبا لگتا ہے اور عیسائیونکا وہ اعتراض
ثابت ہوتا ہو کہ اسلام شمشیر سے پھیلایا گیا ہو حقانیت و صداقت سے نہین پھیلایا گیا۔
دوسرا افسوس اُن سنی مورخین پر ہے جنھون نے بے دیانتی سے قبائل
عرب کے محاربین ابوبکر کو مرتد ظاہر کیا ہے حالانکہ صحاح وغیرہ کتب سے ثابت
ہے کہ محاربان و مخالفان ابوبکر مین سے جملہ مرتد نہ تھے بلکہ اُن مین مسلمانون کا
حصہ غالب تھا (بخاری وغیرہ)

اعانت اسلام حضرت عمرؓ

مسلمانون کے قتل کرانیکا وسیع موقع جیسا کہ ان حضرت کو میسر آیا شاید کسی
اور کو ملا ہوا اور تواریخ سنیہ مین جسقدر ان کے فتوحات کی دھوم دھام ہوا
کسی کی نہین لیکن انکے زمانہ اور حضرت ابوبکر کے زمانہ مین یہ فرق ہو کہ مسلمانون
کی آپسمین خونریزی انکے زمانہ مین نہین ہوئی بلکہ جن مسلمانون کے مال متاع
اور جورو بیٹی بغیر عقد حضرت ابوبکر نے حلال کردی تھین انھون نے جہانتک
مال متاع میسر آیا وہ مسلمانون کو واپس دیا اور اُنکے لونڈی غلام اور جورو
بیٹیان واپس دلائین لیکن جو اپنے مالکون سے حاملہ تھین یا صاحب اولاد ہو چکی
تھین وہ اُسی طرح اپنے فاتحین کے تصرف مین رہین (ملل ونحل)
حضرت فاروق کی توسیع حکومت کے اظلام جو قرآن کے خلاف تھے و
تو الامامۃ مین ملاحظہ فرمائیے لیکن جیسا ذلیل و خوار اور مجبور انھون نے صحابہ
بلکہ صحابہ کبار کو کیا ہو حضرت ابوبکر نے نہین کیا مثلاً ابی بن کعب اور سعد بن

ابی وقاص کو صرف اتنی بات پر کوڑا مارنا کہ ہم سے آگے کیون چلتے ہو (
یا والذٰریات ذرواً کے معانی پوچھنے پر ضبیع سردار قوم کو سو کوڑے روز مارنا
(یا مہاجرین و بدریین وغیرہم کو اپاہج بناکر مدینہ مین نظربند رکھنا
یا حدیث رسولؐ بیان کرنے پر حضرت ابوہریرہ کو خوب پیٹنا یا معاندان بنی ہاشم
کو عہدہ ہائے جلیلہ دینے یا متعہ کو حرام کرکے زنا کی کثرت کرادینا جسکے سبب محکمہ قیافہ
جاری کرنا پڑا تھا جس مین بچون کے نسب دریافت ہوتے تھے یا قرآن سے جورو
اور اسکی بیٹی کو حلال جانکر فتوے دینا یا قومی لوگونکی میراث مین رعایتی احکام
جاری کرنے جن اختلافات کا آج سلجھاؤ نہین ہوسکتا یا جاہلون کو قاضی بناکر
ممالک مین بھیجنا یا مذہب جبر کی بنیاد ڈالنا یا عام عربون کو عترت رسولؐ کا دشمن
بنادینا یا عمداً قرآن کو غارت کرکے اسکی تکمیل تراویح سے کرانی یا کتب خانہ قدیم
کو جلوادینا یا برخلاف نصوص قیاس کا جاری کرنا یا خلافت رسولؐ کو شورے
مین ڈلواکر عترت رسولؐ کو اس سے محروم کرانا اور غیر متعلق خاندانون کو خلافت
کا مدعی بنوادینا جسکے سبب صدیون سادات بنی فاطمہ اور متبعان اہلبیت قتل
ہوتے رہے جسکی ظاہری ابتدا جنگ جمل و جنگ صفین و نہروان سے ہوئی
غرض ایسے اور ان سے بڑھکر احسانات اسلام اور مسلمانون پر حضرت فاروق
کے ہین جنکے سبب اسلام مین فرق پیدا ہوئے اور ہوتے رہتے ہین اور آپسمین
اون ہی کی بدولت جوتی پیزار چلتی رہتی ہے اور اس منھ پر انکو محسن اسلام
سمجھا تا ہی لیکن اب ہم ان بزرگ کا ایک نوکھا قانون ایسا ہی لکھتے ہین کہ
کہ جناب والا کسی قطعہ ارض کے بادشاہ ظالم و سفاک کا بھی تاریخی دنیا مین نہ
پائینگے وہ یہ ہے۔
اپنی میت یا مصیبت پر انبیا کا جزع و فزع اور بین و شین کتب آسمانی سے
ثابت ہی مثلاً حضرت یعقوب کا غم یوسف علیہ السلام مین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا صلیب پانیکے وقت اور حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ جناب امیر پر رسول خدا کا

سلہ ازالۃ الخفا

جزع و فزع اور بین در شہادت حضرت امیر حمزہ پر خانہ پیغمبر مین ماتم و نوحہ خوانی لیکن

جناب فاروق رضی اللہ عنہ ایسے موقع پر رونیوالون کو لکڑی سے مارتے تھے یا پتھرون سے یا رونے والے کے منہ مین مٹی بھرتے تھے انتہی محصلاً۔

وکان عمر یضرب فیه بالعصا و یرمی بالحجارة ویحثی بالتراب (بخاری جلد اول صفحہ ۱۴۵)۔

اب اس وحشی قانون کی اور ترقی ملاحظہ ہو۔ اغاثۃ اللہفان کے صفحہ ۱۸۱ مین ابن القیم نے لکھا ہے۔

حضرت عمر اپنے آخر زمانہ مین فرماتے تھے کہ ہم کسی بات پر اسقدر نادم نہین ہوئے جتنا ان تین باتون پر ایک ای کاش کہ ہم ایک مرتبہ کے تین طلاق کو حرام نہ کیے ہوتے دوسرے غلامونکے نکاح کی اجازت ندی ہوتی تیسرے رونیوالی عورتونکو قتل کیا ہوتا انتہی محصلاً۔

قال قال عمر بن الخطاب ما ندمت علی شئی ندامتی علی ثلاث ان لا اکون حرمت الطلاق وعلی ان لا اکون انکحت الموالی وعلی ان لا اکون قتلت النوائح

جناب فاروق الاسیجھ سکتے ہین کہ حضرت سیدہ صلوات اللہ علیہا جو اپنے باپ کی میت کو اپنے گھر مین نہ روسکین روزانہ بستی کے باہر حزن خانہ مین تشریف لیجاتی تھین اور رات کو جناب امیر علیہ السلام گھر مین لاتے تھے اسکی کیا وجہ تھی بس اسکی وجہ یہ ہی تھی کہ ظلم فاروق کے سبب آپ اپنے باپ کو نہ رو سکتی تھین چونکہ حصول خلافت کا ابتدائے زمانہ تھا اور چند قبائل عرب سے جنگ پیش تھی اس سبب سے رحم کیا گیا کہ جناب سیدہ کو بستی کے باہر رونے کا موقع مل گیا ورنہ نہین معلوم کہ حضرت کے ساتھ بھی کیا سلوک کیا جاتا اور یہ جو بعض خوش اعتقاد اہلسنت نے لکھا ہو کہ اہل محلہ نے درخواست کی کہ یا سیدہ آپ دن کو روئین یا رات کو اس وجہسے آپ حزن خانہ مین دن کو تشریف لیجاتین یہ جاہلون کی بناوٹ ہے محلہ کون اور محلہ والے کیسے۔

بات یہ ہے کہ مسجد نبوی مین خلیفہ کا اجلاس ہوتا تھا وہم مسجد سے تمام ازواج

مطہرات کے اور حضرت سیدہ کا مکان بھی تھا چونکہ وہ شادیانہ بجانے اور مبارکبادو دینے کا موقع تھا اسکے برخلاف خانہ سیدہ سے آہ و فغان کی آواز بلند رہتی تھی جو بدشگونی سمجھی جاتی تھی سوم یہ کہ آہ و زاری حضرت عائشہ و حفصہ کو ناگوار تھی چہارم بعض نیک نہاد صحابہ کے دل صحبت سیدہ سے بیچین ہوجاتے تھے اور غمخوار شیخین کو بلوہ کا اندیشہ ہوتا تھا ان وجوہ سے حضرت سیدہ کو باپ کے رونے کے واسطے دن کو ان لوگون سے دور جانا پڑتا تھا۔ اور رات کو خلیفہ کا اجلاس اپنے مکان واقع محلہ سنح جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر تھا وہان ہوتا تھا اور رفیق خلیفہ بھی مثل سایہ ساتھ رہتے تھے ان وجوہ سے حضرت سیدہ کو رات کو اپنے گھر مین آہ و زاری کا موقع ملتا تھا۔

ام فروہ ہمشیرہ حقیقی ابوبکر کو حضرت فاروق نے نوحہ گری پر ایک غیر مرد سے مردانہ مین گھسواکر خوب پٹوایا تھا کیونکہ حضرت عائشہ نے اپنے باپ کے مرنے پر مجلس ماتم مقرر کرنے چاہی تھی اصل خطا حضرت عائشہ کی تھی لیکن پٹنا ام فروہ کی تقدیر مین تھا (تاریخ کامل ابن اثیر جزری جلد ۲ ص ۱۶۱)

حضرت عثمان بن عفان شیخین کے قدم بقدم تھے جسقدر مظالم شیخین نے کئے وہ حتی الوسع اور حسب موقع انھون نے بھی کئے انھون نے بھی حضرت عبداللہ ابن مسعود کی پسلی توڑی اور ابوذر غفاری کو بمقام ربذہ جلاوطن کیا محمد بن ابی بکر کے قتل کی تیاری کی جو کسرین تحریف قرآن کی شیخین سے رہ گئین تھین وہ اُنھون نے پوری کین اور جناب امیر علیہ السلام کو سفارش پہ دو دفعہ مدینہ سے خارج از بلد کرنے کا منشا ظاہر کیا جو حضرت عباس کی سفارش سے رکا (اعثم کوفی) اور جیسے شیخین نے عہدے اپنے عزیزون اور دوستون کو دیے تھے انھون نے اس مین اضافہ کیا جن شکایات کے مجموعہ پر قتل کر دیے گئے الغرض شیعون کے ایسے اعتراضات و رکھی بہ کثرت ہین جو انکے کتب سے ایک جا اور ہمارے کتب سے متفرق طور پر دستیاب ہوتے ہین بس خلفاء ثلاثہ کی اہانت اسلام

ورعایت مسلمین کے ہزاروں اثرات ور نمونے موجود ہین جیسے سنہ ۱۳۲۶ ہجری و سنہ ۱۳۳۰
بمقام لکھنؤ پیاری جھنڈے کا بلوہ اور مار پیٹ اور متفرق قطعات رمن پر شور و
شین اور ہنگامے اور مقدمہ بازیان وغیرہ۔

اگر اللہ تعالے جناب والا کے دل مین اسلام حقیقی کا نور عطا فرمائے تو بقول شیعہ
آپ کو شیخین کی بیدادیون کے خزانے نظر آئینگے چونکہ زمانہ خلافت اولی سے
مسلسل خلافت سینہ رہی اور اُن سب نے یہہ ہی کوشش کی کہ خلفاء ثلاثہ کے مصائب
چھپائے جائین اور فضائل موضوعہ احباب کو رواج دیا جائے تاکہ بنی فاطمہ کی
طرف رجحان خلق نہونے پائے۔ حصول خلافت مین کامیابی نہو اس وجہ سے
اُن کے سیکڑون مصائب چھپ گئے تو آج وہ مصائب بغیر نظر عمیق کے آسانی
سے نظر نہین آسکتے۔

یہہ اظہر من الشمس ہے کہ کل تواریخ قدیمہ اہل سنت ہی کی مؤلفہ ہین جن سے غیر
ملت والون نے بھی اپنے مؤلفات مین سند لی ہے اور ان ابواب خاص مین شیعون
کی کوئی تاریخ خلاف مذہب اہلسنت ہونے کے سبب رواج نہ پاسکی اس لیے
خلفاء ثلاثہ کے فتوحات مشہورہ کی نسبت یقین نہین ہوسکتا کہ جو شیخیان فتوحات
کثیرہ کی مورخین نے بگھاری ہین وہ بالکلیہ سچ بھی ہون۔ دیکھیے صدی اول مین
ابی بن کعب اور ابوہریرہ حدیث سازی پر حضرت فاروق کے ہاتھون پٹتے تھے
(اثر ابن عباس) دوم معاویہ نے ابوہریرہ۔ عمرو عاص۔ سمرہ بن جندب کو خدمت
حدیث سازی پر مامور کیا اور فضائل شیخین و عثمان بنوا بنوا کر اُسکی تعلیم کے مدارس
جاری کیے۔ سوم صدی دوم مین محمد بن اسحاق صاحب مغازی اور واقدی
صاحب فتوح الشام والمصر وغیرہ ایسے مشہور گزرے ہین کہ جنھون نے ہزارہا
احادیث رسول اللہ پر بناڈالین تو اُن اکذب الناس نے محامد شیخین مین کیا کچھ
گلفشانیان نہ کی ہونگی انکے علاوہ اور سیکڑون نے احادیث بنا کر وہ دوچیے ہم
بیچ ڈالین (موضوعات کبیر و موضوعات صغیر وغیرہ۔

پس انھی بنیادون پر جو جناب والا کو زعم ہے کہ کس کس وقت مین اسلام کو کیسی کیسی قوت ہوئی یہ محض لغو اور مہمل ہے بلکہ یون فرمایئے کہ وہ پاکیزہ اسلام جس پر فرشتے درود پڑھتے تھے وہ خلفاء ثلاثہ کے جہل وخود رائی کے سبب ایسا مکروہ اور گندہ ہوگیا کہ بے دماغ قومین اُس سے مونھ پھیرتی ہین اور پشتینی اہلسنت آریہ بن رہے ہین جن مین سے آپ ایک جاہل شیعہ کو پیش نہین کرسکتے۔

یہہ جو فرمایا گیا ہے کہ کس کس نے کیسے کیسے ملک فتح کیے تو اسکی نسبت یہہ عرض ہے کہ آپ الامامۃ مین بیان صفات عصمت اجماعی ملاحظہ فرمایئے کہ خلفاء ثلاثہ کے وہ جہادات مخالف قرآن و احادیث ہونے کے سبب تاخت وتاراج اور ڈاکے تھے دوم اسلام اور فتوحات کثیر مین ملازمت نہین بہت مسلمانون اور کافرون نے بھی توسیع حکومت کے لیئے جانین لڑائی ہین سوم جب کہ ہمارے کتب سے جناب امیر علیہ السلام کا نزول آیہ وانذر عشیرتک الاقربین پر وصی و خلیفۂ رسولؐ ہونا ثابت ہے (معالم مسند احمد وغیرہ) جسکی تجدید کے لیے آیہ یا ایہا الرسولؐ بلغ الخ بمقام غدیر خم نازل ہوئی تو شیخین کی خلافت خلافت غاصبہ تھی جو امام منصوص کے مخالف تھے اور امام منصوص کی مخالفت کفر ہے (فتح الباری۔ منہاج السنۃ وغیرہ) ان ہی بنیادون پر شیعہ دعوے سے کہتے ہین کہ خلفاء ثلاثہ کے جملہ اعمال منجر بہ کفر تھے چہارم زمانہ حیات پیغمبر خدا جیسے بلاد عرب فتح ہوئے تھے جنکی تفصیل الامامۃ مین موجود ہے اُن فتوحات مین سب سے زیادہ کوشش کا حصہ جناب امیر کا تھا اُس سے جناب والا نے آنکھ بند کرلی۔

اور جنھون نے زمانہ رسولؐ خدا مین نہ کوئی موضع فتح کیا نہ کسی موضع کے کافر کو مسلمان کیا نہ کسی دشمن پیغمبر کو قتل کیا نہ کسی بت خانہ کو توڑا نہ جلایا سوائے فرار عن الجہاد و کسی کافر کا مقابلہ نہ کیا اور سرو نہ کائنات کے بعد چلی چلائی کے مالک بنگئے وہ اُن کی خلافتون کے آپ مداح بنے ہین اللہ تعالے آپ کو فہم سلیم عنایت فرمائے۔

ارشاد منیر مین نے جو مناقب و فضائل صحابہ لکھے ہین از روئے آیات و احادیث وغیرہ لکھے ہین کبھی دیکھ لیجیے گا انتہی بلفظہ فقط ۔ شرح دستخط
میرزا منیر الدین ضیاء

معروضہ مستنیر علما محامد قرآنی کہان اور خلفاء ثلاثہ کہان ۔

ہان بعض صحابہ کے فضائل قرآن مین بیشک موجود ہین اُن سب مین ایمان کی شرط لگی ہوئی ہے لیکن آپ اُن سب فضائل و شروط کو صرف خلفاء ثلاثہ ہی کا حصہ سمجھے ہوئے ہین حالانکہ اُن غریبون نے اپنے حق مین فضائل قرآنی کا دعوے نہین کیا اور جو فی الحقیقۃ اُن کے فضائل قرآن مین کچھ لگی ہوتے تو وہ بنی ہاشم اور بالخصوص جناب امیرؑ اور جناب سیدہ کے معارضے کیوقت ضرور پیش کرتے البتہ اُن کے فضائل بزمانہ معاویہ مین کثرت سے تصنیف ہوئے جو آج کل بہ کثرت کتب و احادیث و تفاسیر و تواریخ وغیرہ مین پائے جاتے ہین لیکن ان موضوعہ احباب مین بہ کثرت احادیث ایسے بھی ہین کہ جنکی موضوعیت کا اقرار خود علماء اہل سنت کو ہے اور وہ ردّ وقدح شایع ہو کر بازارون مین بکے ہی ہین اگر یقین نہ ہو تو موضوعات کبیر ملا علی قاری موضوعات شوکانی موضوعات سیوطی موضوعات سبط ابن جوزی وغیرہ خرید کر کسی عربی دان عیسائی سے سمجھ لیجیے کیونکہ آپ کو اُن کا ہی اعتقاد ہے پس اُن ہی اکاذیب مین سے کچھ حصہ ورا شۃ جناب والا کو پہنچا ہی جو جنگ نامہ مین ٹھونسا گیا مگر یقین جانیے کہ ایسے جملہ احادیث و روایات بمکذب خدا و رسولؐ ہین اُنپر عمل عثمانی بلکہ عمل مروانی فرمائیے ۔

ارشاد منیر کسی شخص کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین خلفاء ثلاثہ نے مسلمان نہین کیا یہ تو خلفاء کے کارنامون کا ادنی جز ہے اس سے اعلی پر نظر ڈالیے حضرت کے وقت مین جو کوئی مسلمان ہوا وہ حضرت پر ایمان لاکر ہوا بعد حضرت کے جو خلفاء ثلاثہ سے ہوا اُس کی نظیر قیامت تک نہوگی دور جو کچھ

فتوحات تھین وہ بھی نہ رہین اگر اُن کے تفصیلی حالات دیکھیے تو اعتراض رجق (؟)
نہ کرتے انتہی محصلاً۔

معروضہ مستنیر جناب والا نے یہہ فقرہ سارے کرامت نامہ کے تمام کرنیکے بعد لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب والا کے نزدیک یہہ فقرہ مناقب خلفاء ثلاثہ یا حقیقت مذہب اہل سنت کے لیے ہے سہ این خیال است و محال است و جنون۔ سوائے رنج آمیز کتابون کے غالباً آپ کے جملہ سوالات اور ما فی الضمیر کا جواب دیچکا اب اس ارشاد مین دو باتین قابل جواب معلوم ہوتی ہین۔

پہلی بات یہہ ہے کہ (لوگون کا مسلمان کرنا) یہہ تو خلفاء کے کارنامون کا ادنٰے جزو ہے اور شیعہ اس کے جواب مین لکھتے ہین کہ خلفاء ثلاثہ کا لوگونکو مسلمان کرنا او خویشتن گم است کرا رہبری کند کا ہم درجہ دعوے ہے وہ اپنے ثبوت دعوے مین تحریف قرآن۔ کفار قریش کے مقتولان بدر پر نوحہ خوانی۔ ندائے قتل محمد فارجعوا الی ادیانکم پیش کرتے ہین جو بحوالہ اسناد وکتب اوپر درج ہو چکے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلفاء ثلاثہ اور اُنکے دوست اسلام اور بانی اسلام کے دشمن تھے اُن اسناد کے علاوہ نقل معاہدہ حضرت فاروق پیش کرتے ہین جس سے کفر فاروق ثابت ہوتا ہے ملاحظہ ہو۔

نقل معاہدہ حضرت فاروق با معاویہ

صاحب انوار النعمانیہ نے ابو بکر بلاذری کی تاریخ سے یہہ معاہدہ اپنی کتاب موصوف مین نقل کیا ہے اور یہہ معاہدہ اُس موقع پر ظاہر ہوا تھا کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر نے شہادت امام حسین علیہ السلام اور ذلت وخواری اہلبیت اطہار پر یزید کی سرزنش کی تھی۔ چونکہ آپ خلیفہ دوم کے فرزند اکبر تھے دوم آپنے جناب امیر سے بیعت نہ کی تھی بلکہ تین لاکھ درہم لے کر یزید سے بیعت

کی تھی (کامل ابن الاثیر) پس ان خصوصیات و اخلاص کے سبب یزید نے راز عالم جانکر ان کے باپ کے اُس معاہدہ کی نقل بھیجدی جو حضرت فاروق نے معاویہ سے کیا تھا کہ وہ اپنے تئیں بے خطا ثابت کرے و ھو ھذا ۔

پس لکھ بھیجا یزید نے عبداللہ ابن عمر
کی طرف جو اُن کے باپ نے معاویہ کو
لکھ بھیجا تھا جان تو اے معاویہ بیشک
محمد بہتان لائے اور دروغ اور منع
کیا ہم کو لات وعزیٰ سے اور ہمارا
منہ کعبہ کیطرف اس وہم سے پھیرا کہ وہ
قبلہ اسلام ہے پس یہ تھا نہایت غلو
وعلو اُنکا اور اُنکی مہارت جادو مین
ایسی تھی کہ وہ آدا زعیسیٰ و موسیٰ کو شخند
کرتی تھی اور کاذب بنی اسرائیل کو۔ اور
ہم ویسے ہی رہے کہ جیسے پہلے تھے اور
نہین چھوڑا ہم نے لات وہبل کو جب
محمد مرگئے تو روندڈالا ہم نے اپنے
چالیس جتھے والون کی ہمراہی سے اور
ہم نے گواہی دی کہ امام قریش سے
ہونگے اور معزول کیا ہم نے علی کو خلافت
سے جو اسکو پیغمبر نے سونپ دی تھی اور
اُسکے لیے مخصوص کر دی تھی پھر ہم نے
ہیشگیین کس لین اُسکی ور نکال لائے
ہم اُسکو اُسکے گھر سے اور لائے ابوبکر کی

فبعث الی عبداللہ ابن عمر
اللتیہ ابوہ الی معاویہ ھذا
عھد من عمر الخطاب الی معاویہ
ابن ابی سفیان اعلموا یا معاویہ
ان محمدا قد جاء
بالافک والسحر ومنعنا من
اللات والعزی وحول وجوھنا
الی الکعبة التی یوھم انھا
القبلة الاسلامیة فکان
ھذا من غایتہ غلوہ وعلوہ
ومحاربتہ فی السحر مما انہ علی
موسی وعیسیٰ وکافتہ بینی
اسرائیل ونحن علی الذین کنا
قبل ذلک وما ترکنا اللات
والھبل ولما توفی محمد تواطینا
معاربعین اھل مجلسنا وشھدنا
انہ قال الائمة من قریش وعزلنا
علیا من الخلافة التی فوضھا
الیہ وجعلھا مخصوصتہ لہ ثم
لتعنا واخرجنا بہ الی ابی بکر و

بیعت کا اور حالیکہ ہم ظاہر کرتے تھے سنت
محمدؐ کو تاکہ نہ بھاگ جائین لوگ ہم سے
لیکن باطن مین ہمارا امر ویسا ہی تھا
جیسے ہم پہلے سے تھے پھر اُس کے بعد
ہم نے انتقام لیا اُسکی یعنے محمدؐ کی اولاد
اور ذریت سے حسب لیاقت اور اپنی
قدرت کے مطابق اور خبردار ہو تو اے
معاویہ پس وصیت کرتا ہون مین تجھے
کہ نہ سستی کرے تو اُس کام مین اور
قتل کر تو اُس کی اولاد کو اور اُس کے
پوتون کو جو بھاگ جائین اور تیری
قدرت مین آجائین اور اگر تجھے قدرت
نہ ہوسکے گروہ کے استیصال کی بخوف
اس کے کہ لوگ نفرت کرین تجھ سے
اور تجھ سے دور ہو جائین اور تجھ پر خروج
کرین تو تو باطناً اُس کام کا کرنے والا رہ
تاکہ تو اُنکو دفع کرے اور گرا دے تو
اُنکو اُن کے مقام سے اور اُنکے مرتبون
مین کمی کرسکے اور محبت لات وعزی

امرنا الناس ببیعت ولنا تظاهر
بسنة محمدؐ لئلا یحرب الناس
عنا ولکنا فی باطن الامر علی الذین
کنا قبل ذلك ثم بعد ذلك
انتقمنا من اولاده وذریته
علی حسب طاقتنا وقدرتنا و
امانت یا معاویه فاوصیك
ان لا تسامح فیها واقتل من
اولاده واحفاده ما اتصل الیه
یدك وقدرتك ولو لم تقدر
علی استیصال خائفة خوفا
من تنفر الناس وتباعدهم منك
وخروجهم علیك لکن فی باطن
الامر علی دفعهم وازالتهم عن
مقامهم وانحطاط مراتبهم ولا
تذهب محبت اللات والعزی
عن قلبك فانها طریقنا
وطریق اباء نا وانا علی آثارهم
مقتدون ۔

کی دل سے نہ نکال بیشک وہی ہمارے اور ہمارے آباء کے طریق کے لیے
ہین اور ہم اُن ہی کی نشانیون کے پوجنے والے ہین انتہی محصلاً۔
ازالۃ الخفاء مقصد دوم کے صفحہ ۱۹۹ مین حضرت ابوبکر کی نسبت پیغمبر خدا
نے فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے ۔

اے ابوبکر تم میں شرک چیونٹی کی چال سے | والذی نفسی بیدہٖ للشرک فیکم
زیادہ چھپا ہوا ہے انتہی محصلاً۔ | اخفیٰ من دبیب النمل۔

پس بڑے حضرت میں بہ شہادت معصوم شرک پایا جانا اور منجھلے حضرت کا اقرار بت پرستی کرنا اور چھوٹے حضرت کا دونوں کے قدم بقدم ہونا اس بات کی بین دلیل ہے کہ خلفاء ثلاثہ ایمان و اسلام سے محروم تھے اور ان حضرات کے کفر و نفاق کی خبر توریت یشعیاہ نبی کی کتاب باب (۵۱-۵۲) میں اُس موقع پر ہے جہاں آنحضرت کی پیشین گوئیاں درج ہیں جن کو میں نے بھی بچشم خود دیکھا ہے وہ آیات یہ ہیں۔

۱- دیکھو میرا بندہ اقبال مند ہوگا۔	۲- وہ کونپل کی طرح خشک زمین سے پھوٹ نکلا ہے
۳- اور نہایت ستایا گیا۔	۴- اور غمزدہ ہوا تو بھی اپنا منہ نہ کھولا۔
۵- اور وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔	۶- اور عمر دراز ہوگی۔
۷- اور خدا کی مرضی اُس کے ہاتھ پر آئیگی۔	۸- وہ لوٹ کا مال زوروروں کے ساتھ بانٹے گا۔
۹- اور وہ اپنی جان کا دکھ اٹھا کے سیر ہوگا۔	۱۰- اور اُس کی قبر شریروں کے بیچ میں ہوگی

یہ سب تمام پیشین گوئیاں پیغمبر خدا پر پوری منطبق ہوتی ہیں۔

یعنی آپ کا اقبال مند ہونا ۲ زمین خشک مکہ سے نشو و نما پانا ۳ ستایا جانا ہم سفلہ قریش وغیرہ اور دکھ اٹھا کے اپنے ارادوں پر قائم رہنا ۵ تھوڑے زمانہ میں مرضی خداوند عالم لاکھوں کو مطیع اسلام بنا لینا ۶ غنیمت جو کسی پیغمبر کے سبب حلال نہ ہوئی تھی اُس کا حلال ہونا اور آنحضرت کا تقسیم فرمانا ۷ مرض موت میں زہر دیا جانا جیسا کہ بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے۔

پس یہ سب باتیں آنحضرت کے حالات و واقعات پر منطبق ہوتی ہیں اور شریروں کے بیچ میں آنحضرت کی قبر بھی ہے جو منافقوں سے ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید و من الناس من یقول اٰمنا باللہ و بالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین (سورہ بقر)۔

الغرض میرے نزدیک شیعہ کا یہ اعتراض ایسا مستحکم ہو کہ ہمارا فریق اس کا سچا اور واجبی جواب قیامت تک نہ دے سکیگا۔

دوسری بات قابل جواب یہ ہے (کہ جناب امیرؑ کی خلافت مین) اور جو کچھ فتوحات تھین وہ بھی نہ رہین۔ اس کی نسبت یہ عرض ہے کہ جناب والا دریافت فرمائین کہ حضرت امیر علیہ السلام کی خلافت مین امن قائم نہ رہا تو اُس زمانہ مین فسادی کون لوگ تھے آیا وہ کافر تھے یا مومن۔ عرب کے تھے یا عجم کے چونکہ اُن فسادات کے بھی بانی و موجد خلفاء ثلاثہ ہی تھے اسلئے اب ہم اسکی کسی قدر وضاحت کرتے ہین

اسماء تباہ کنندگان خلافت جناب امیرؑ

خلافتِ جناب امیر علیہ السلام کے دو قسم کے ارکین ہین ایک ارکین ظاہر دوسرے ارکین باطن۔ اور ان دونون قسمون مین خلفاء ثلاثہ شریک ہین ملاحظہ ہو۔

آراکین ظاہر

۱۔ حضرت عائشہ خلیفہ اول کی بیٹی ۲ حضرت حفصہ خلیفہ دوم کی بیٹی ۳ زینب ابوسفیان کی بیٹی معاویہ کی بہن۔ ۴۔ عبداللہ و عبیداللہ ابنان خلیفہ دوم ۵۔ طلحہ خلیفہ اول کے بھتیجے اور داماد یعنے شوہر ام کلثوم ۶۔ زبیر بن العوام خلیفہ اول کے داماد اور ان کے فرزند عبداللہ جن کی خلافت کے لیے حضرت عائشہ نے جنگ جمل قائم کی ۷۔ اشعث بن قیس کندی یمنی خلیفہ اول کے داماد ام فروہ کے شوہر ۸۔ سعد بن ابی وقاص لوہار خلیفہ دوم کے سپہ سالار ۹۔ عبداللہ بن عامر حاکم بصرہ خلیفہ سوم کے خالہ زاد بھائی ۱۰۔ ولید بن عقبہ بن معیط کلال حضرت فاروق کے سالے ۱۱۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح خلیفہ ثالث کے برادر رضاعی ۱۲۔ عمرو عاص حاکم مصر ۱۳۔ یعلی بن منیہ حاکم یمن

امیر عثمانی ۱۴ امروان طرید رسولؐ خلیفہ ثالث کا بہنوئی اور دستور المعظم ۱۵ معاویہ بن ابی سفیان حاکم شام امیر خلیفہ دوم و سوم۔ ان کے علاوہ اور بنی اُمیہ و ہوا خاہان خلیفہ دوم و سوم جو دست بوس بنی اُمیہ تھے پس یہ سب تباہ کنندگان خلافت جناب امیر علیہ السلام ہین اور ان مین سے جملہ مرفہ الحال اور بعض کی حیثیت رئیسانہ اور قوت شاہانہ تھی اور وہ صاحب حشم و خدم والی طبل علم تھے بس ان سب رضی اللہ عنہم نے خلافت ہی کا نہین بلکہ اسلام ہی کا خاتمہ کر دیا اس خلافت کی خرابیونکے امثلہ دنیا مین بہ کثرت ہین ۔

الغرض جب کسی سلطنت مین ایسے دغاباز بے ایمان نمک حرام جمع ہوجایا کرتے ہین تو گو بادشاہ مین سلطنت کرنے کی قابلیت بھی ہو مگر تاہم وہ سلطنت برباد ہوجایا کرتی ہے

آراکین باطن

اس گروہ مین وہ لوگ ہین کہ جن کے عزیز قریب دور احباب یا اولاد۔ برادر وغیرہ بدر۔ احد۔ خندق۔ خیبر۔ حنین۔ تبوک۔ سرایا مین قتل کئے گئے تھے جن کے قتل کا زیادہ حصہ جناب امیرؑ کے دست حق پرست سے تھا اور وہ سب منافق صحابہ رسول خدا کے دشمن اور جملہ بنی ہاشم کے خون کے پیاسے اور طالب قصاص تھے اُن مین اراکین ظاہر کے افراد بہ کثرت شریک تھے مثلاً حضرت فاروق کہ ان کا حقیقی ماموں بدر مین قتل ہوا ابوسفیان کہ اسکے کئے بھائی اور بیٹے اور عزیز قتل ہوئے معاویہ ان کا نانا عتبہ بن ربیعہ اور معاویہ کا ماموں بیٹے ہند کا باپ و ربھائی بدر مین قتل ہوئے حضرت عثمان ان کے کئے عزیز قتل ہوئے حضرت ابوبکر کے بعض دوست بدر مین قتل ہوئے سعد بن ابی وقاص کے بعض رشتہ دار قتل ہوئے جنگ بدر کے تمام مقتولین مین ۳۲ آدمی جن مین زیادہ تر بنی اُمیہ تھے صرف جناب امیرؑ کے ہاتھون قتل ہوئے

اور باقی حضرات کی شمشیر آبدار سے قتل ہوئے اسیطرح باختلاف روایات بلون
غزوات و سرایا میں بہ حکم پیغمبر صاحب اور بعض جناب امیر کے ہاتھوں قتل ہوئے
اسی طرح مقتولان بنی قریظہ جو سات سو آدمی ایک دن میں بجرم بدعہدی
قتل ہوئے جن میں سے نصف جناب امیر کے دست حق پرست سے داخل
دارالبوار ہوئے دوسرے وہ لوگ جو پیغمبر خدا یا جناب امیر کے ہاتھوں
حدود شرعیہ کے سزایاب تھے جیسے حضرت فاروق و عبداللہ بن شیبہ اسیطرح
حضرت عثمان کے برادر و سیطرح حضرت ابوبکر کے خالہ زاد بھائی و حسان بن ثابت
اور اسی طرح اور بہ کثرت صحابہ تھے دوسرے وہ لوگ جو جلاوطن کئے گئے مثلاً
بنی النضیر جن کی سفارش عبداللہ بن ابی نے کی مگر ان کی صرف جان بخشی
ہوئی اور جلا وطنی برقرار رہی چوتھے مندروں اور معبدوں کے متولی
جو اپنی موروثی جائدادوں اور معاشوں کے ضبط ہونے اور چڑھاوے
اور مجاوریوں کے بند ہونے سے محتاج اور تبدیل مذہب سے بے وقار اور
معبودان باطل کے شکستہ ہونے اور انہدام دیولوں کے سبب آتش زیر پا
تھے پانچویں مختلف مقامات کے قبائل پجاریان اصنام وغیرہ تھے جنکے
اسماء کی اس قدر تفصیل کتاب رسوم جاہلیہ مولفہ مولوی نجم الدین صاحب
سیوہاری مصنف سیرۃ الشامی مطبوعہ سیتم پریس لاہور کے صفحات ۱۵
تا ۲۰ سے کرتے ہیں۔

۱۔ بنی خزاعہ اور تمام قریش کے پجاریان اساف ۔ نائلہ۔
اساف مقام صفا پر تھا اور نائلہ مروہ پر۔ انکے نام پر قربانیاں ہوتی تھیں۔

۲۔ بنی کلب پجاریان ود۔
یہ دومۃ الجندل میں نصب تھا اور بنی عذرہ اور بنی عامر کے بہت سے
لوگ انہدام دیول کے سبب خالد بن ولید سے لڑکر بزمانہ پیغمبر مارے گئے۔

۳۔ بنی لحیان اور بنی مضر اور بنی ہذیل پجاریان سواع۔

۴ - بنی مذحج اور اہل جرش پجاریان یغوث -
یہہ بت رانگ کا تھا -

۵ - اہل ہمدان اہل یمن پجاریان یعوق -
یہہ بت قریہ خیوان مین نصب تھا جو صنعا سے دو دن کے فاصلہ پر تھا اور
ان کے علاوہ اور قومین بھی اسکی پوجا کرتی تھین -

۶ - قوم حمیر اور اہل کے علاقہ مضافات حمیر کی قومین پجاریان نسر -

۷ - بنی خزاعہ اور بنی ہذیل بلکہ جملہ عرب پجاریان مناۃ -
یہہ بت مکہ اور مدینہ کے درمیان بمقام قدید سمندر کے کنارہ پر تھا سنہ ۸
ہجری فتح مکہ میں حضرت علی کے ہاتھون تباہ و تاراج ہوا تھا - قبائل اوس و خزرج
اس کی بہت تعظیم کرتے تھے -

۸ - بنی ثقیف پجاریان لات -
یہہ مربع پتھر کا دیوتا اس جگہ نصب تھا جہان اب طایف کی مسجد کا بایان منارہ
ہے - تمام بت پرستان عرب اس کی عزت کرتے تھے اور یہہ مغیرہ بن شعبہ کے
ہاتھون منہدم ہوا - اس دیول مین آگ لگا دی گئی تھی بنی تیم و عدی بھی
اس کے پجاری تھے جو خلیفہ اول و دوم کے قبیلے تھے -

۹ - بنی شیبان مکہ جملہ بت پرستان قریش و عرب پجاریان عزیٰ -
قریش نے اس بت کے نام پر وادی حراض کی اراضی وقف کر رکھی تھی اور
اس بت کی قربان گاہ کا نام غبغب تھا جیسی عزت اس بت کی تھی ویسی
اوردن کی نہ تھی - ظالم بن اسد نے ذات عرق سے تو میل کے فاصلہ پر
نخلہ شامیہ مین اس کو نصب کیا تھا خالد بن ولید نے بحکم پیغمبر اسے گرا کر
مٹا دیا -

۱۰ - جملہ قریش پجاریان ہبل -
یہہ بت شکل انسان عقیق سرخ کا تھا اور ہاتھ ٹوٹ جانے کے سبب سے ایک

بنا رکھا تھا - ازلام یعنے جوے کے پان سے اسی بت کے پاس رہتے تھے
خ نہ کعبہ کے اور بتون کے ساتھ یہہ بھی فی النار کردیا گیا - حضرت فاروق بھی
اس کے پجاری تھے -

۱۱ - قبیلہ دوس پجاریان ذوالکفین حضرت ابوہریرہ اسی قبیلہ کے
تھے - عمرو بن دوسی نے بحکم آنحضرت اس بت کو جلا دیا -

۱۲ - بنی حارث بن یشکر جو قبیلہ ازد سے تھے پجاریان ذوالشری -

۱۳ - بنی قزاعہ و لخم و جذام و عاملہ و غطفان پجاریان قیصر -

۱۴ - قبیلہ مزینہ پجاریان نہم -

اس بت کے پجاری خزاعی بن عبد نہم نے اس کو بہ ایمائے سردر کائنات توڑا

۱۵ - بنی عنزہ پجاریان سعیر -
اس کے نام پر قربانیان بہت ہوتی تھین -

۱۶ - بنی بکر بن وائل پجاریان عوص -

۱۷ - بنی دوسی و بنی خثعم و بنی بجیلہ پجاریان ذوالخلصہ -
یہہ بت مکہ سے سات دن کے فاصلہ پر مدینہ کے درمیان سنگ سفید کا تھا
بحکم آنحضرت خاکستر کیا گیا -

۱۸ - ان بتون اور بت خانون کے علاوہ مناف - سعد - منات
ثانی وغیرہم کے پجاری تھے چونکہ ان جملہ پجاریون کے افراد کثیر خلفاء ثلاثہ
کے ممنون و مشکور تھے کیونکہ ان صاحبون نے ان اقوام و قبائل کے افراد
مین سے کسی کی تکسیر بھی نہ چھوڑی تھی اور نہ ان کے کسی بت و بت خانہ کو
توڑا تھا -

پس ان جملہ پجاریون اور ان کے متولیون کے بقیۃ السیف لوگون اور آئین
ظاہر نے افراد کے اجماع سے پہلے خلافت غصب کی گئی اور بنظر انجام بینی ان
دشمنان بنی ہاشم کو مالدار اور بعض کو عہدہ دار بنا دیا گیا پس جناب امیرؑ کی

خلافت ظاہری ان ہی اجماعی اثرات سے برباد ہوگئی۔ اور یہہ ان ہی
عداوتون کا نتیجہ تھا کہ بنی فاطمہ و سادات علویہ بلکہ جملہ پیروان عترت صدیون
عامل بہ تقیہ رہے اسپر بھی جب موقع ملا اُن اقوام و قبائل کی نسلون نے
شیعون کو تباہ و برباد کیا اور آج تک بھی بعض اہلسنت کا یہی برتاؤ سادات
بنی فاطمہ کے ساتھ ہے یہہ موانعات تھے جو جناب امیر علیہ السلام کے
خلیفہ ہونے پر بھی عرب کے بعض قطاع تحت خلافت نہ تھے۔
نکتہ مذہب کی تبدیلی آسان امر نہین حالانکہ مذہب کی کوئی تنخواہ نہین پاتا
مگر فدائی ہوتا ہے بس چند سال و ماہ کے اندر اُن تمام جاہل مثنویون
اور رہچاریون کا دل سے مطیع اسلام ہوجانا فی الحقیقۃ عقل و عادات
انسانی کے خلاف ہے لہذا شیعون کا جو یہہ دعویٰ ہے کہ بعد سرور کائنات
چند ہی مومن زندہ تھے باقی جملہ منافق تھے یہہ بالکل سچ معلوم ہوتا ہے مگر
اپنے مذہب کی مجبوری سے اس بدیہی راز کو زبان سے نہین نکال سکتے اور
اس دعوی کا ثبوت قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔
بعض مقامات پر کچھ الفاظ زبان قلم سے بے اختیاری مین سخت نکل گئے
ہین اخلاق بزرگانہ سے اُمید ہے کہ معاف فرمائے جائین گے۔ مزاج وہاج
سے مطلع فرمایا جائے فقط۔ اداب نیاز قبول ہو۔ خدا حافظ و ناصر

العبد احمد سلطان خاور گورگانونی
مصطفوی چشتی ۲۸ صفر ۱۳۲۹ھ

[illegible]

یہ دفتر محض خدمت اسلام وحمایت مذہب حق شیعہ کے لئے سنہ ۱۳۱۳ھ سے قائم ہے جس سے آجتک
صدہا کتابیں اور رسایل تائید دین حق میں شائع ہو چکے۔ اس دفتر کی ایک خاص غرض یہ بھی
ہے کہ دشمنوں کی کتابیں چھپوائیں کیونکہ مخالفین اہل مطابع بہت دقت کرتے ہیں۔ اجرت طبع زیادہ طلب
کرتے ہیں۔ علاوہ وعدہ دیر لگاتے ہیں غلط چھاپتے ہیں اسلئے یہ مطبع قائم کیا گیا ہے کہ کام بہ
کفایت ہو اور عمدہ صحت کا بھی پورا لحاظ رہے۔ اس دفتر سے دو رسالے ماہوار نکلتے ہیں ایک
اصلاح جس نے ہندوستان میں وہ کام کیا ہے کہ اسکو قدرت افزا کہا جاتا ہے قیمت سالانہ
دو روپیہ (عما) دوسرا ماہوار رسالہ الشمس ہے جس میں تحریف قرآن کی بحث ہوتی ہے
اور نہ صرف وہابیوں کو جواب دیا جاتا ہے بلکہ اڑیلوں کو بھی ایسی متانت وتہذیب سے سمجھا
دیا جاتا ہے کہ بجز تسلیم امر حق انکو چارہ نہیں رہتا۔ سالانہ چندہ دونوں رسالوں کا دو روپیہ ہے
[illegible] [illegible] قیمت [illegible] ۱۲ر
[illegible] [illegible] رسائل [illegible] تاریخ القرآن حصہ اول [illegible]
[illegible] ان کتابوں سے [illegible] ثابت ہو گیا کہ [illegible]
رسول [illegible] دوسرے طریق [illegible]
کنز مکتوم [illegible] ثبوت [illegible] **فتح [illegible] الفاروق** [illegible]
[illegible]
[illegible] البخاری [illegible] حصہ اول [illegible]
[illegible] حصہ دوم [illegible] دونوں کتابیں صرف [illegible] تاریخ [illegible] جس سے بڑھکر آجتک
کوئی تصنیف نہیں ہوئی۔ **تنقید بخاری** جس میں صحیح بخاری کی حقیقت بسم اللہ سے لیکر آخر
تک دکھائی گئی ہے حصہ اول ۶ر حصہ دوم عہ **مجالس عشرہ** مصائب جناب سید الشہدا
میں آجتک اسقدر صحیح کتاب تصنیف نہیں ہوئی عہ۔ **حد السارق**۔ تحریف قرآن پر
وہ کتاب ہے کہ سنیوں کو مکرر اعلان دیا گیا کہ اگر اسکا جواب معقول لکھیں تو مبلغ صد روپیہ انعام ملیگا مگر
آجتک جرات نہ ہوئی۔ ۴ر (درخواست بنام منیجر اصلاح کھجوا ضلع سارن [illegible])